اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

اُنچاسواں اجلاس (پہلی نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 18 رجنوری 2022ء بروز منگل بمطابق 14 جمادی الثانی 1443 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دُعائے مغفرت۔	04
3	چیئرمینوں کے پینل کا اعلان۔	04
4	توجہ دلاؤ نوٹسز۔	22
5	رخصت کی درخواستیں۔	24
6	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	25
7	قرارداد نمبر 117 منجانب: حاجی نور محمد دُمڑ، رکن اسمبلی۔	26

جلد 49 ☆☆☆ شمارہ 1

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر جان محمد خان جمالی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔ سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 18/جنوری 2022ء بروز منگل بمطابق 14 جمادی الثانی 1443 ہجری، بوقت شام 04 بجکر 40 منٹ پر زیرصدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، ڈپٹی اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسۡتَطَعۡتُمۡ وَاسۡمَعُوۡا وَاَطِیۡعُوۡا وَاَنۡفِقُوۡا خَیۡرًا لِّاَنۡفُسِکُمۡ ط وَمَنۡ یُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝۱۶ اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعِفۡہُ لَکُمۡ وَیَغۡفِرۡلَکُمۡ ط وَاللّٰہُ شَکُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ۝۱۷ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَالشَّہَادَۃِ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۝۱۸

﴿پارہ نمبر ۲۸ سُوۡرَۃُ التَّغابن آیات نمبر ۱۶ تا ۱۸﴾

ترجمہ: سو ڈرو اللہ سے جہاں تک ہو سکے اور سنو اور مانو اور خرچ کرو اپنے بھلے کو اور جس کو بچا دیا اپنے جی کے لالچ سے سو وہ لوگ وہی مراد کو پہنچے۔ اگر قرض دو اللہ کو اچھی طرح پر قرض دینا وہ دونا کردے تم کو اور تم کو بخشے اور اللہ قدردان ہے تحمل والا۔ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا زبردست حکمت والا۔ صَدَقَ اللّٰہُ العظِیم۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ۔ بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔

جناب مٹھی شام لعل لاسی: جناب اسپیکر صاحب! میر یونس عزیز زہری صاحب کی والدہ انتقال کرگئی ہیں۔ اور احمد نواز بلوچ صاحب کے بھائی کیلئے بھی دُعا مغفرت کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مولوی صاحب ایک دُعا پڑھیں، سردار کھیتر ان کا بھائی بھی فوت ہوا ہے سب کیلئے۔

(دُعائے مغفرت کی گئی)

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: جناب Point of Public Importance

جناب ڈپٹی اسپیکر: مَیں ایک بار نواب صاحب! قواعد وانضباط کار کے تحت جو پینل ہے، وہ نام لیکر پھر جو ہے۔مَیں قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت ذیل اراکین اسمبلی کو رواں اجلاس کے پینل آف چیئر مین کے لئے نامزد کرتا ہوں:

۱۔جناب قادر علی نائل۔ ۲۔محترمہ شکیلہ نوید دہوار۔ ۳۔جناب اصغر علی ترین۔ ۴۔محترمہ شاہینہ کاکڑ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی نواب صاحب!

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: جناب اسپیکر! انسان جب اپنے قریبی لوگوں کو، وہ کوشش کرتا ہے کہ کہیں اُن کے گھر چلا جائے یا ان کے گاؤں چلا جائے یا اُن کو کہیں جا کر کے اُن سے ملاقات کرے کیونکہ وہ انسان کے دل میں یعنی زندہ انسان کے دل میں ایک دوسرے سے ملاقات اور ملنے اور بات کرنے کی ہمیشہ خواہش ہوتی ہے۔لیکن بدقسمتی سے اِس ملک میں ایسا لگتا ہے کہ قانون نہیں ہے۔ یہاں انٹیلیجنس ایجنسیز ہمارے لوگوں کو اُٹھا کے لے جاتی ہیں۔سکول، کالجز اور یونیورسٹی سے اٹھا کے لے جاتی ہیں۔ اچھا! اب تو حالت اس طرح ہو رہی ہے کہ والدین کہہ رہے ہیں کہ ہم اپنے بچوں کو اسکول یا یونیورسٹی یا تعلیم حاصل کرنے کیلئے ہم اُن کو تعلیمی اداروں میں نہیں بھیجیں گے۔لیکن ایک اور معاملہ بھی ہو رہا ہے کہ یہ تو صرف تعلیمی اداروں سے انٹیلیجنس ایجنسیز ہمارے بچوں کو نہیں اٹھا رہی ہیں۔ یہ تو ان کے گھروں سے بھی اٹھا رہی ہیں۔اب تعلیمی ادارے بھی اُن سے رہ گئے ہیں، اُن کے گھر بھی اُن سے رہ گئے ہیں تو وہ پہاڑوں میں نہیں جائیں گے اور کیا کریں گے؟ جناب! یہ بہت سیریس مسئلہ ہے اُس دن بھی میں نے یہ اس مسئلے کو یہاں اِس معزز ایوان کے سامنے اٹھایا تھا اور میں آپ کو ہائی کورٹ کا ایک آرڈر ہے ایک ججمنٹ ہے وہ میں آپ کو گوش گزار کرنا چاہتا ہوں:

The government of balochistan to constitute a high power of

commission of inquiry under the Chairmanship of Minister Home.

اب تو سرکار کی طرف سے کوئی بھی نظر نہیں آتا ہے۔تو جناب اسپیکر! میرے خیال میں یہ ہائی کورٹ کا آرڈر آپ کے پاس ہے یا نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ بھجوادیں۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: اِس ہائی کورٹ کے آرڈر پر آپ رولنگ دیں۔ یہ معزز عدالت حکم دیتی ہے کہ:

Under the Chairmanship of Minister Home and Tribal Affairs Deparment, Goverenment of Balochistan comprising of four elected Members of Provincial Assembly on equal representation of Treasury and Opposition Benches and Additional Chief Secretary Home and Tribal Affairs Department Government of Balochistan to look into it.

یعنی وہ اس کے سیکرٹری ہوں گے۔ جناب! یہ آپ کی خدمت میں اس کو بھیجتا ہوں یہ آپ خود دیکھیں اور آپ اس پر رولنگ دیں تا کہ حکومت یہ ہائی پاور کمیٹی تشکیل دیں تا کہ اس پر کارروائی شروع ہو جائے۔ یہ مسنگ پرسن والے مسئلے پر کارروائی شروع ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ٹھیک ہے۔اِس پر تو میرے خیال سے ہوم منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔

میر ضیاء اللہ لانگو (مشیر وزیراعلیٰ برائے محکمہ داخلہ وقبائلی امور): مَیں ابھی پہنچا ہوں گر نواب صاحب۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اچھا! یہ نواب صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی ہے کہ کورٹ نے جو یہ written میں دیا ہے کہ اِس پر ہوم ڈیپارٹمنٹ، سیکرٹری اور دو ایم پی ایز اپوزیشن سے اور دو گورنمنٹ سے مل کر یہ انکوائری کنڈکٹ کرادیں۔تو اس پر آپ لوگوں نے کوئی ایکشن لیا ہے؟ نواب صاحب! آپ اس کو دوبارہ پڑھ کر سنائیں۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: اِس پر فاضل عدالت نے اپنا فیصلہ دیا ہے یہ کہتا ہے کہ:

The Government of Balochistan is directed

یعنی یہ کورٹ کی direction تھی۔

To constitute a high power Commission to inquiry under the Chairmanship of Minister Home and Tribal Affairs.

اِس میں چار معزز رکن حزب اختلاف سے ہوں گے اور چار رکن حزب اقتدار میں سے ہوں گے اور آپ کی چیئر مین شپ میں یہ کمیشن کام کرے گا اور میری گزارش ہے اسپیکر صاحب! کہ اس کمیشن کو کہ آپ حکومت کو حکم دیجئے کہ اس کو notify کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ نواب صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ داخلہ وقبائلی امور: بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم۔ بالکل نواب صاحب نے اچھا point raise کیا ہے عدالت کے آرڈرز ہیں، کل ہی میں ڈیپارٹمنٹ کی میٹنگ بلا کے انشاءاللہ next day آپ کو مزید پیشرفت بتادوں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ جی۔

جناب ثناءاللہ بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر۔ بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ سب سے پہلے تو جو تمام ہمارے معزز اراکین ہیں جو مختلف وزارتوں پر فائز ہوئے ہیں میں سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں میں نہیں تھا پہلے گزشتہ ایک دو اجلاس میں بالخصوص جناب اسپیکر صاحب! ایک اہم اجلاس جو ہمارا اس سے قبل منعقد ہوا اِن کیمرہ بریفنگ ریکوڈک کے حوالے سے۔ بلوچستان میں اس وقت سب سے زیادہ عوام میں ایک تشویش پائی جاتی ہے کیونکہ بلوچستان کے ساحل وسائل یا بلوچستان میں سی پیک کے معاملات ہوں، بلوچستان کی گیس کے معاملات ہوں، بلوچستان کے سونے اور چاندی کے معاملات ہوں، بلوچستان کی ملازمتوں کے معاملات ہوں، ہمیشہ سے ایک رَوِش رہی ہے کہ اسلام آباد بڑے خفیہ انداز میں بلوچستان کے معاملات کو خود tackle کرتا ہے اور اس کے بعد کوئی فیصلہ صادر کر کے ہمیں کہتا ہے ''کہ آپ اس فیصلے کے پابند ہیں''۔ اِن کیمرہ بریفنگ اچھی چیز ہے یا اس کو اِن کیمرہ نہیں ہونا چاہیے تھا کیونکہ اگر سونے اور چاندی کے یہ ذخائر ہزاروں کلومیٹر پر پڑے ہوئے ہیں کسی کی آنکھ سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ تو ہزاروں کلومیٹر والے سونے اور چاندی کی زمین کا معاہدہ کیوں لوگوں کے آنکھوں سے خفیہ رکھا جارہا ہے۔ دنیا کے اندر یہ پہلا کوئی معاہدہ ہوگا جو اِتنا بڑا جو ایک ہزار بلین ڈالر کا ہے۔ پانچ سو بلین ڈالر کے اس میں ریسورسز ہیں لیکن اگر تھرڈ پارٹی اگر اس کی اسسمنٹ کروائی جائے تو میرے خیال میں یہ سات سو آٹھ سو ایک ہزار ارب ڈالر جو پاکستان کے تقریباً کئی ہزار ارب ڈالرز سے گزر جائیگا۔ تو اس کا جو معاہدہ

components ہے وہ معاہدہ ابھی تک یا معاہدے کی جو اُس میں شقیں ہیں یا معاہدے کے جو وہ سارے ہیں یا اس معاہدے سے بلوچستان کی اس حصہ داری یا شرکت داری ہے یا سب سے بڑھ کر جو آئین کے اندر 172 سب سیکشن 3 کے تحت ساحل و وسائل پر صوبوں کی حق حاکمیت کو اٹھارہویں ترمیم کے تحت تقسیم کیا گیا ہے، وہ ابھی تک واضح نہیں ہے۔ ہم یہاں بات یہ نہیں کررہے ہیں کہ بلوچستان کو دس فیصد دیا جائے۔بیس فیصد دیا جائے پچیس فیصد دیا جائے۔ بلوچستان حقِ ملکیت کی بات کرتا ہے۔اور حقِ ملکیت کا تصور پچاس فیصد سے زیادہ پر بھی ہوتا ہے۔اگر آپ پچاس فیصد سے ایک فیصد کم کے بھی مالک ہیں آپ حق پر ملکیت کا تصور قائم نہیں رہتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر پچاس پرسنٹ TCC کے پاس ہونگے پچیس پرسنٹ اسلام آباد کے پاس ہونگے بلوچستان کو پچیس یا تیس پرسنٹ ملیں گے تو ہمارے حق ملکیت کا تصور جو ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ثناء بلوچ صاحب! اس پر میرے خیال سے تفصیلی نشست ہوئی ہے آپ کی پارٹی کے ممبرز آئے ہوئے تھے میرے خیال سے۔

جناب ثناءاللہ بلوچ: میں آرہا ہوں، اسپیکر صاحب! میں اسی لئے آرہا ہوں۔عوام کو پتہ نہیں تھا، یہ ملکیت یہ دولت بلوچستان کے عوام کی ہے حکومت بلوچستان کی نہیں ہے۔ یہ اسمبلی میں ہم بیٹھے ہوئے لوگ یقیناً ہم اپنے ان کے نمائندے ہیں لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان کیمرہ بریفنگ میں جو دوست آئے، اچھی بات ہے اگر ان کو کچھ معلومات دی گئیں ورنہ ایکسیڈ کے ویب سائیٹ پر جائیں چھ سو پینتیس صفحوں پر مشتمل ایکسیڈ کی ڈیسیژن پڑی ہوئی ہیں سپریم کورٹ کا فیصلہ 63 صفحات پر مشتمل ہیں، میں نے ڈیڑھ گھنٹے اس پر 2019ء میں تقریر کی ہے۔وہ بریفنگ معلومات ہوتی ہیں۔ بریفنگ ایگریمنٹ نہیں تھی۔اس میں ایگریمنٹ پیش نہیں کی گئی۔تو میں اس اسمبلی کے توسط سے کیونکہ بعد میں سننے میں آیا کمیٹی بھی بنی ہے اس کمیٹی میں ہمیں بھی شامل کردیا گیا ہے اس کمیٹی کا کوئی اجلاس ہوا نہیں ہے میں دوبارہ اس بات پر insist کرتا ہوں کہ اسلام آباد کو یہ پابند بنایا جائے کہ جو بھی ٹی سی سی کے ساتھ یا arbitration کے تحت ایکسیڈ نے جو انٹرنیشنل سینٹر فار سیٹلمنٹ آف انویسٹمنٹ ڈیسپیوٹ کے کہنے پر جو arbitration ہوئی ہے اگر کوئی بھی معاہدہ TCC کے ساتھ طے پارہا ہے وہ پہلے اس ایوان میں پیش کیا جانا چاہیے اس کے تمام شق، اُس میں چاہیے ہماری پارٹنرشپ ہے ہماری ملکیت ہے ملازمتیں ہیں ریفائنری ہے کیونکہ ہمارے پاس سینڈک کا تجربہ پڑا ہوا ہے وہ ہمارے سامنے ایک ناکام تجربہ ہے آج چاغی کی صورتحال آپ کے سامنے ہے آج بلوچستان کے دیگر علاقوں کی صورتحال آپ کے سامنے ہیں 43

کے قریب میٹا لک ڈان، میٹا لک میزل والا یہ صوبہ آج یہاں کے لوگ ارب پتی ہوتے۔آج اِن کو دنیا کے سارے وسائل نصیب ہوتے۔تو لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں میں اپنے دوستوں کو جوٹریژری بینچز پر بیٹھے ہیں بالخصوص ظہور صاحب ہیں ضیاء صاحب ہیں اسد صاحب بیٹھے ہیں مکسی صاحب بیٹھے ہیں باقی دوست بیٹھے ہوئے ہیں یہ بات اسلام آباد کو ہم نے گوش گزار کرنی ہے۔یا جو کمیٹی بنی ہے آپ نے نوٹیفائی کی ہے اُس کمیٹی کا اجلاس طلب کیا جائے۔ظہور صاحب! اگر جو کمیٹی یہاں جان جمالی صاحب نے، مَیں نے سنا تھا میں یہاں نہیں تھا۔اگر وہ کمیٹی بنی ہے وہ کمیٹی کو نوٹیفائی کی جائے اُسکا ایک اجلاس طلب کر کے اسلام آباد میں یہ بات آگے بڑھائی جائے کہ کوئی ایگریمنٹ اُس اِن بریفنگ کے بعد نہیں، ایک بالکل ان کیمرہ سیشن ہو، پورے بلوچستان کے عوام کو اُس معاہدہ کا ترجمہ بلوچی میں، براہوی میں، پشتو میں، سندھی میں، ہزارگی میں، عربی میں ساری زبانوں میں کریں اور اُس کو اخبارات میں مشتہر کریں۔یہ دوسو سے چارسو سال تک یہ معاہدہ قائم رہیگا۔یہ ہماری نسلوں کا معاہدہ ہے۔یہ کوئی ایک کسی ایک دس سے پندرہ سال تک کوئی معاہدہ نہیں ہے یہ کرائے کا نہیں ہے۔یہ قدرتی وسائل پر۔لہٰذا جناب والا! ایک تو یہ بات ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت بلوچستان میں جو صورتحال ہے یہ نہیں ہے کہ ایک ٹرانزیشن ہوا۔بلوچستان میں ہم سب کی خواہش ہے کہ ایک اچھی ویلکم سی ایم صاحب! بلوچستان میں ایک ٹرانزیشن آئی۔اُس ٹرانزیشن کے بعد لوگوں کی بہت ساری توقعات ہیں۔اور ہم سمجھتے ہیں کہ سو دن ہمارے پورے ہوگئے ہیں تقریباً۔اس میں لوگوں کے کافی سارے سوالات ہماری طرف ڈائریکٹلی آجاتے ہیں کہ آیا حکمرانی اور حکومت کے طریقہ کار میں بہتری آئی ہے؟ کیا جو بیروزگاری کے حوالے سے اقدامات ہیں اُن میں کوئی تیزی آئی ہے نہیں آئی ہے۔نواب صاحب نے بڑی اچھی بات کی لاپتہ افراد کی۔کیونکہ جب مَیں باہر تھا تو گوادر میں جب دھرنا ہورہا تھا تو سب کی نظریں گوادر پر لگی ہوئی تھیں لوگ یہ سمجھے کہ شاید ہم گوادر کو یا بلوچستان کو بھول گئے ہیں۔میرے خیال میں قدوس بزنجو سی ایم صاحب کو ہمارے چھوٹے بھائی ہیں اُن کو یہ بات واضح کر دینا چاہیے تھا کہ جس دن، ہم نے نہ ووٹ دیئے ہیں، ٹھیک ہے، ہم اِس حکومت کا حصہ نہیں ہیں، ہم وزارت پر فائز نہیں ہیں۔لیکن جب وہ ہمارے پاس حمایت کے لئے آئے تھے اُس حمایت کے لئے ہم نے کوئی چار چھ فٹ سڑک کے لئے، کوئی دو چار گز نالی کے لئے، کوئی پانچ دس گھنٹوں کے لئے، بلوچستان کی یہ اس حکومت کی یہ اتنی بڑی ٹرانزیشن تبدیلی نہیں لائی۔یہ چیزیں شاید جام کمال بھی آخری دنوں پر ایگری کر گیا تھا ہمیں دینے کے لئے۔یہاں جو سب سے بڑی انڈر اسٹینڈنگ ہوئی وہ یہی تھا وہ میں پڑھ کے ذرا اِس لئے سنانا چاہتا ہوں تاکہ لوگوں کو

چیزیں واضح ہوں۔ایک تو یہ ہے کہ متحدہ اپوزیشن درج ذیل نکات کے تحت بلوچستان میں اکتوبر 2021ء میں قائم ہونے والی عبدالقدوس بزنجو کی قیادت میں حکومت کی حمایت کریگا۔نمبر ایک بلوچستان میں جاری انسانی حقوق کی پامالی بشمول لاپتہ افراد CTD کے ذریعے ماورائے عدالت قتل وغارت گری کی مکمل روک تھام کے لئے سنجیدہ اقدامات اُٹھائے جائینگے۔یہ نقطہ نمبر one تھا۔گورننس سے سب سے بڑا کرائسز بلوچستان میں انسانی حقوق کا ہے۔دوسرا ہمارا یہ تھا کہ جو سیمنٹ کنکریٹ سینٹرک پی ایس ڈی پی جام کمال تین سالوں میں بلوچستان کو دیکھے گیا تھا بلوچستان کی حکمرانی کو تباہ وبرباد کر کے، اُس پر ایک سنجیدہ سی review ہو۔اُس پر ایک ڈسکشن ہوگا۔وہ یہ ہے کہ 2020ء اور 2021ء میں غیر نو منتخب نمائندوں، غیر ضروری اسکیموں، غیر پیداواری منصوبوں کو قانونی طریقے سے تبدیل کر کے عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں میں تبدیل کیا جائے۔جس پر سو دن گزر گئے ہیں۔اگر ہوئے ہیں میں شاید کسی میٹنگ میں نہیں ہوا ہوں۔میں دوبارہ یہ اپنے دوستوں سے بالخصوص ٹریژری بینچز کے سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اُن سے یہ کہتا ہوں کہ یہ بہت ہی سنجیدہ معاملہ ہے یہ بلوچستان کی تعمیر و ترقی کی بنیادوں کو درست کرنے کا فیصلہ ہے۔کنکریٹ سینٹرک ڈویلپمنٹ سے سروس ڈیلیوری کی طرف بلوچستان کو لیجانا ہے۔ہم نے کوئی ایسی سنجیدہ۔تیسری جو بات تھی ہماری بلوچستان کی سرحدیں بشمول تیل کے کاروبار سے منسلک افراد کے روزگار کے مستقل حل کے لئے کمیٹی اور وفاقی حکومت کے ساتھ ملکر مسئلے کا مستقل حل نکالا جائے۔آج یہ جو بعد میں دھرنا دیا گیا ہے، ہم سب کو پتہ تھا یہ مسئلے حل ہونگے اور یہ کچھ پیشرفت ہوئی ہے اِس پر۔چیک پوسٹیں ختم ہوئی ہیں۔اس لئے کہ یہ ہمارے اُس معاہدے میں شامل تھا۔بعد میں کچھ لوگوں نے اِس کا فائدہ اُٹھا کر گوادر میں لوگوں کو یرغمال بنانے کی کوشش کی۔اُنہوں نے اِسی کو اپنی سودے بازی کی کوشش کی۔مَیں یہ کہتا ہوں کہ گوادر کے ساحل وسائل، سرحدوں کے، عوام کے مفادات کا تحفظ ہمیشہ ہم کرتے رہے ہیں۔اور ہمارا وعدہ ہے یہ ہم کرینگے۔کسی کو یہ اجازت نہیں دینگے کہ وہ کم از کم یہ کہے کہ جی بلوچستان کے منتخب نمائندے اس پر خاموشی اختیار کی ہے۔اس کے علاوہ بلوچستان کے ساحلی باشندوں کی زمینات انتقال آبادی ماہی گیری غیر قانونی ٹرالرنگ کی روک تھام۔اور آج سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ بالکل میرے خیال میں اُٹھ کے اِس کو endorse کرینگے کہ یہی باتیں تھیں جن کی بنیاد پر ہم 23، 24 کے قریب اپوزیشن کے اراکین نے سپورٹ کیا۔جام حکومت کے تین سالہ دور میں غیر منصفانہ اور غیر مساوی ترقیاتی عمل کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے تمام اراکین اسمبلی بشمول اپوزیشن ارکان کو یکساں فنڈز کی فراہمی حلقوں میں غیر منتخب افراد کی مداخلت کا خاتمہ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ثناء بلوچ صاحب! یہ میرے خیال سے آپ کے بیچ میں ایک معاہدہ ہوا ہے۔

جناب ثناءاللہ بلوچ: سر! یہ بیچ میں، یہ اسمبلی میں ہوا تھا میری بات سنیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ایجنڈے کی طرف آتے ہیں یہ تو آپ کا آپس میں جو میرے خیال سے پارٹی کا۔۔۔

جناب ثناءاللہ بلوچ: جناب اسپیکر! ایک منٹ میں صرف اس لئے کہ general perception عوام میں ’کہ جی شاید ہم حکومت میں ہیں‘۔ ہم حکومت میں نہیں ہیں۔ ہم نے بالکل ایک جابر ظالم حاکم سے بلوچستان کو نجات دلانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ اور اِسی لئے کیا کہ یہ چیزیں۔ اب کچھ چیزیں جناب والا! میں دوبارہ آپ کی طرف آجاتا ہوں۔ ہم نے اگر ان معاملات پر یہ وہ موٹی موٹی چیزیں تھیں جن کی بنیاد پر ہم نے حکومت کو اُس وقت جام کمال کی مخالفت کی۔ اور ہم نے کہا ایک ہم نے ان کو سپورٹ کیا۔ گو کہ اُن کے اپنے ووٹ مکمل تھے۔ اِس وقت میں سمجھتا ہوں کہ قدوس بزنجو صاحب کو بہت کھل کر عوام کے سامنے یہ بات واضح کردینی چاہیے کہ چیک پوسٹ کے خاتموں میں غیر قانونی ٹرالنگ مافیا کے خاتمے میں گوادر میں ساحلی تجارت کے حوالے سے انہوں نے ایک اعلان تو کیا لیکن باضابطہ طور پر ابھی تک بلوچستان میں ٹوکن کا سسٹم رائج ہے۔ لوگ ابھی تک دربدر ہیں لوگوں کو ابھی تک لائنوں میں کھڑا کیا جاتا ہے۔ بلوچستان میں یہ ٹوکن کا سسٹم ختم کیا جائے۔ بلوچستان کا تیل، گھی اور خوردنی اشیاء کو بلا روک ٹوک بلوچستان میں ان کی آمد ہو۔ سر! آخری بات۔ مَیں جب آیا ہوں تو یہ تین، چار کیمپ ابھی تک لگے ہوئے تھے۔ اور میری ذاتی طور پر خواہش ہے کہ یہ جام کمال کا ورثہ ہے۔ یہ کیمپ جو یہاں احتجاجی کیمپ لگے ہوئے تھے، خدا کرے کہ یہ سلسلہ ختم ہو۔ مَیں گیا ہوں ذاتی طور پر، PMC پاکستان میڈیکل کونسل کا جو ایک issue ہے، ہمارے نوجوان بچوں کے ساتھ۔ آج اِنہوں نے، کل یہ ایک لیٹر نکالا 13 جنوری کو کہ جو ایک concession دیا گیا تھا اِن کی رجسٹریشن کے حوالے سے نوجوانوں کے۔ PMC نے بیک جنبشِ قلم ختم کر دیا ہے۔ یہ بلوچستان ایک وفاقی وحدت ہے، ایک چھوٹے سے ادارے کو جس کا نام PMC ہے۔ بلوچستان کے 650 بچوں کی زندگی کے ساتھ کھیل کر روزانہ جب وہ نیند سے اُٹھتے ہیں ایک نیا لیٹر نکالتے ہیں یہ اتنی discriminationary اِتنا غیر منصفانہ فیصلہ بلوچستان کے اوپر۔ اور اِس کے پیچھے بھی بہت بڑی کہانی ہے۔ جھالاوان میڈیکل کمپلیکس کا کام جام کمال نے بند کروایا۔ آج آتے ہیں تو وہاں facilities پوری نہیں ہیں PMC والوں کو بہانہ مل گیا۔ لورالائی میڈیکل کالج کا کام مکمل نہیں ہوا۔ جام کمال نے اُس کو بند کر کے پیسے شاہ خرچیوں پر لگائے جیپ ریلیوں پر لگا دیئے۔ لوگ آتے ہیں لورالائی میڈیکل کالج پر

بھی اعتراض کرتے ہیں۔ جام کمال کی غلطی کی وجہ سے کیچ میڈیکل کالج issue ہوا۔ جناب اسپیکر! اس کے علاوہ۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ثناء بلوچ صاحب میرے خیال سے ابھی جام کمال صاحب نہیں ہیں ابھی عبدالقدوس بزنجو صاحب کی طرف آتے ہیں اور اُنکو میرے خیال میں زیادہ ٹائم نہیں ہوا معاملات ٹھیک کریں۔

جناب ثناءاللہ بلوچ: دیکھیں سر اِن گیلریوں میں ابھی بھی جو لوگ بیٹھے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: معاملات کو ٹھیک کرنے میں وقت لگتا ہے۔

جناب ثناءاللہ بلوچ: ایک منٹ آج اِن گیلریوں میں اتنے نوجوان ہیں جن کے ساتھ ہم نے تین سال مسلسل سڑکوں پر تکلیفیں کاٹی ہیں، اِن میں سی اینڈ ڈبلیو کے ملازمین ہیں جن کی مستقلی کی میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ گلوبل ٹیچر کے حوالے سے ڈھائی تین سال تک ہم اُن کے ساتھ جدوجہد کرتے ہوئے میں پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں اِس حکومت کو اُس نے اِس سلسلے میں اچھا اقدام اٹھایا اور 1600 کے قریب گلوبل ٹیچرز کو permanent کر دیا گیا۔ لیکن جناب والا! بیروزگاری اتنی بڑھی ہے کہ ملازمت کے حوالے سے حکومت کو اپنے ایک ٹائم فریم کے اندر بڑی straight-forward policy بنانی پڑے گی۔ یہ جو 361 ملازمین کے ساتھ ہم نے وعدہ کیا 100 دن گزر گئے ہیں، اِن کے بچے ابھی بھی بھوکے، پیاسے ہیں اِن کے ساتھ معاملہ حل ہونا چاہیئے ڈاکٹر اور پیرامیڈیکس کے ساتھ کل میں ملاوہ بھی بات کرنے کے لیے تیار ہیں اُن کی بھی بات سُننی چاہیے لہٰذا یہ جو جام کمال بلوچستان کو احتجاجستان بنایا گیا تھا ہم سب کی مل کر کوشش یہی ہونی چاہیے کہ اِس ٹرانزیشن میں اس تبدیلی میں ہم سب کا بڑا کردار رہا ہے تو لہٰذا اُس احتجاجستان سے بلوچستان کو واپس بلوچستان بنایا جائے۔ سی ایم صاحب اِدھر موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے ریکوڈک کے حوالے کچھ بات کی ہیں امید ہیں ظہور صاحب آپ کو convey کریں گے کہ ریکوڈک کا معاہدہ اسمبلی میں پیش ہوگا اُس کے تمام شق اور اُس کے تمام جو معاملات ہیں وہ یہاں زیر بحث لائے جائیں گے اُس کے بعد اسلام آباد کو یہ اختیار دیا جائے کہ اُس پر فیصلہ کریں۔ لہٰذا اِس کے بغیر اگر ریکوڈک پر کوئی فیصلہ ہوتا ہے جس میں بلوچستان کا حصہ 50% سے کم ہوگا یقیناً ہم اپنے احتجاج کا حق مکمل طور پر محفوظ رکھتے ہیں۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ ثناء بلوچ صاحب۔ جی نواب صاحب۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: جناب اسپیکر صاحب! ماشاءاللہ قائد ایوان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جب

قائدایوان نے تخت سنبھالا تو اِن کی مہربان ہمارے پاس آئے، ہمارے چھوٹے بھائی ہیں اچھا میں نے اِن کو مبارک باد نہیں دی مَیں نے کہا ''کہ اللہ تئی خیر آں بکنت'' یعنی اللہ آپ کا خیر کرے۔ میں نے مبارکباد نہیں دی کیونکہ آج ہیں کل نہیں ہیں۔ تو اُس وقت، اچھا ہمیں یہ بتایا گیا کہ یہ جو تین سال سے ایم پی اے حزب اختلاف کے ساتھ جو صوفی تو بہ جام صاحب نے جو زیادتی کی ہے، تو اِس کا ازالہ کریں گے۔ تو ہم نے اپنی اسکیم بنا کر ہم نے سارے پی اینڈ ڈی کو ہم نے بھیج دیئے ہیں۔ لیکن اب ہمیں یہ پتہ چلا ہے کہ کابینہ کی میٹنگ قیامت کے ساڑھے تین تاریخ کو ہونے والی ہے۔ تو جب تک کابینہ کی میٹنگ نہیں ہوگی ہمارے fund release نہیں ہوں گے۔ اچھا لوگ جو ابھی ہمارے آرہے ہیں ''کہ ہماری واٹر سپلائی اسکیم کا کیا ہوا؟ ہماری گلی کا کیا ہوا؟ ہماری بجلی کا کیا ہوا؟'' ابھی قائدایوان کھڑے ہو کر اعلان کریں کہ فنڈز ہیں یا نہیں، دو باتیں ہیں۔ تاکہ سب بھائیوں کو پتہ چل سکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ نواب صاحب۔ جی میر عبدالقدوس بزنجو صاحب۔

میر عبدالقدوس بزنجو (قائدایوان): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ بڑی مہربانی اسپیکر صاحب! میں آیا تو ثناء بلوچ صاحب جو بات کر رہے تھے، میں باہر تھا تھوڑا لیٹ ہوگیا تو جس کی وجہ سے ثناء صاحب کی speech مکمل نہیں سنی۔ واقعی ہمارا سب کا مقصد یہی تھا کہ بلوچستان میں جو ایک change لایا اور جو ہمارے یہاں کے مسئلے مسائل تھے، سارے، اِتنے لوگ onboard تھے۔ مقصد یہی تھا کہ change لا کر ہم دکھا بھی دیں، جس میں یہ جو جتنی ہماری ہائی ویز ہیں چیین، لیویز، پولیس، ایف سی کے چیین تھے اُن کو ہٹانا تھا لوگوں کو کسی طرح سے روزگار کی طرف لانا تھا، بارڈر ٹریڈ کے حوالے سے۔ تو میرے خیال میں اس میں بہت چیزوں میں پیشرفت بھی ہوئی ہے اور تمام چیین تقریباً روڈوں پر آپ کو نظر نہیں آتے ہیں، اِن کے لیے جو بھی اگر آتے ہیں یا انفارمیشن آجاتی ہے تو ہم اُن کو بھی remove کر دیتے ہیں اور بارڈر کے حوالے سے بھی ہم نے اِتنی میٹنگیں کی ہیں۔ تقریباً ساری چیزیں ہوگئی ہیں۔ ثناء بلوچ صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ ٹوکن۔ ٹوکن والا سسٹم ابھی ہے ہی نہیں۔ وہ تو ختم ہی کر دیا تھا اور وہ اب باقاعدہ ایک کمیٹی بنا رہے ہیں DC کی سربراہی میں انشاءاللہ۔ وہ بھی جلدی کام ہوگا لوگوں کا۔ ہمارا مقصد یہ تھا کہ کسی کو بیروزگار نہیں کریں اُن کو روزگار دینا ہی ہمارا مقصد ہے۔ اور ریکوڈک کے حوالے سے بالکل ہر ایک کا، ہماری سوچ یہی ہے کہ ہم بہتر سے بہتر بلوچستان کے لیے لیں۔ لیکن ہمیں جو انٹرنیشنل کورٹ میں ہم جو گئے ہیں اور ہم وہاں ہارے تھے۔ تو اُس دن اِتنا بہتر ہم بلوچستان کے لیے، ہم

بلوچستان کے لیے انشاء اللہ پھر بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔اور پہلی دفعہ بلوچستان میں یہ ہوا ہے کہ یہاں پورے ہاؤس کو onboard لیا گیا۔in-camera briefing دی گئی تھی، ثناء بلوچ صاحب نہیں تھے۔ہم نے اُسکی کمی محسوس کی ضرور وہ اُسمیں اپنے دے دیتے انشاء اللہ آگے بھی آئیں گے۔اور بغیر اسمبلی کی کوئی چیز انشاء اللہ نہیں ہوگی۔اور سب کو onboard لے کر بلوچستان کے مستقبل کا فیصلہ جو بھی ہوتے ہیں کریں گے انشاء اللہ۔رئیسانی صاحب کے پاس جو اُس دن نہیں آئے تھے ہم خود گئے تھے کہ وہاں ہم نے انتہائی کوشش کی کہ جو چیزیں کی تھیں اُن کے سامنے رکھیں۔ وہ ایک سینئر بندہ ہیں اور Senior Politician بھی ہیں۔ریکوڈک کے حوالے سے اُن کی انفارمیشن بہت زیادہ ہے اور experience زیادہ تھا،تو وہ بھی ہم نے سامنے رکھا اُس کی بھی تجویز لی۔انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ جتنا بہتر کر سکتے ہیں وہ بلوچستان کے لیے کریں گے۔اور دوسری بات رئیسانی صاحب نے کہا کہ وہ کیبنٹ کی تین تاریخ،انشاء اللہ وہ قیامت کی تین تاریخ کل آرہی ہے کل انہیں requisite کیا ہے ایجنڈا میں۔تو انشاء اللہ یہ چیزیں بہتر ہوں گی۔شروع میں گورنمنٹ میں تھوڑا ٹف ٹائم آتا ہے۔تو انشاء اللہ جلد سے جلد آپ کو بہتری نظر آئیگا اور چیزیں گراؤنڈ پر بھی آپ کو نظر آجائیں گی۔آج ہم سریاب روڈ گئے، ڈیڑھ سال سے یہ روڈ بند تھا سبزل روڈ سارا۔تو آج ہم وہاں گراؤنڈ میں گئے اور مشینری کے ساتھ گئے اور کام بھی شروع کر دیا۔انشاء اللہ ہم چیزوں کو روز بہ روز، صرف باتیں نہیں کریں گے انشاء اللہ ہم نے جو باتیں کی ہیں۔اور ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم صرف باتیں نہیں کریں اور گراؤنڈ پر بھی یہ چیزیں دکھا دیں۔انشاء اللہ ثناء بلوچ سے آپ نے جو باتیں کیں بالکل ہم سب ایک پیج پر ہیں اور بلوچستان کے لیے۔اور مسنگ پرسنز کے حوالے سے بھی ہوم ڈیپارٹمنٹ میں ایک سیل بھی بنا دیا ہے کہ کہیں پر کسی کے مسنگ پرسنز ہیں وہ وہاں رپورٹ بھی کریں۔اور اس پر میٹنگز بھی ہوئی تھیں انشاء اللہ بہت اُس میں آپ کو پیشرفت بھی نظر آئیگی۔شکریہ۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب والا! بلوچستان یونیورسٹی سے کچھ دن پہلے ہمارے دو طلبہ بھی اغوا ہوئے تھے اور آج تک لاپتہ ہیں جس کی وجہ سے تعلیمی نظام ۔۔۔ اِس کو آپ تکلیف کرکے دیکھ لیں BNP کے ہمارے رحمت اللہ نیچاری صاحب، مطلب یہ ہے کہ کچھ اگر پولیٹیکل پارٹیز، یہ سلسلہ اب رُک جانا چاہیے اِس کو ختم ہونا جانا چاہیے اِس کو آپ کی۔۔۔

قائد ایوان: دوسرا یہ ہے کہ وہ بچوں کی بات کی وہ بالکل وہ مَیں نے بلایا تھا اور اُس سے ملاقات بھی کی تھی،

بالکل اُن کا جینئن مسئلہ ہے اور اُن کے ساتھ میں نے اِن سے کہا کہ ہم ہر فورم پر آپ کے ساتھ ہیں انشاء اللہ اُس میں کوئی کسر ہم نہیں چھوڑیں گے۔ اور ہم پوری ایک ہی ٹیم ہے، تو انشاء اللہ مل کر کوئی دھرنے تو ہمیں ورثے میں بہت ملے ہیں لیکن آہستہ آہستہ دھرنے کم ہوتے جارہے ہیں انشاء اللہ معاملہ ٹھیک ہوجائیگا۔ اور ان سے ملاقات بھی کی اور ان سے پیشرفت بھی ہوئی۔ انشاء اللہ بہت جلد وہ آپ کے سامنے آئیں گے thank you

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ جی نواب صاحب۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: جناب اسپیکر! انٹلیجنس ایجنسیز کے یہ جو لوگ اغوا کرتے ہیں، یہ تو قابل مذمت فعل ہے یہ کوئی اچھا فعل نہیں ہے۔ ایک اغوا برائے تاوان ہے، ایک اغوا برائے قتل ہے، ایک اغوا برائے ووٹ ہے اور یہ ایک اغوا برائے سیاست ہے پتہ نہیں کیا ہے۔ مَیں آپ کو بتاتا ہوں کہ ابھی ایک ہماری بلوچستان نیشنل پارٹی سردار اختر جان کی جماعت کے ایک رکن ہے اُس کو اُٹھا کے انٹلیجنس والے لے گئے۔ اُس کا بچہ بھی یہاں تھا، اتنا معصوم بچہ۔ دیکھیں آپ کو ترس آئیگا اگر آپ کی اجازت ہو تو مَیں اُس بچے کو ابھی لاؤں اس بچے کو اسپیکر صاحب! کو دکھائیں۔ مسنگ پرسنز کے بارے میں ایوان میں ایک پالیسی بنانی ہے ہم سب نے condemn کرنا ہے۔ مطلب یہ کوئی طریقہ نہیں ہے آپ اُٹھا کے لے جاتے ہیں۔ اگر آپ ہمیں گولی ماریں گے تو ہمیں اُٹھا کے قبرستان لے جائیں گے ہمارے عزیز قریب آکر وہاں فاتحہ پڑھیں گے۔ جب آپ اُٹھا کے لے جاتے ہیں اُس سے خوف جو پھیلے گا اُس سے نفرت بھی بہت پھیلے گی۔ جناب قائد ایوان! آپ مہربانی کرکے اس پر اپنی پالیسی بنائیں۔ یہ کہاں گیا بچہ اس کو قائد ایوان صاحب کو دکھائیں، اسپیکر صاحب کو دیکھائیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: بلوچستان نیشنل پارٹی کا یونٹ سیکرٹری، اِس کی آپ ایف آئی آر پڑھ لیں۔ وہ کباڑی کی دکان میں جیکٹ خریدنے گئے وہاں سے اُن کو اُٹھایا۔ اندازہ کریں اتنا غریب آدمی، اس پر آپ بھی رولنگ دے دیں کہ بلوچستان میں ماورائے آئین، ماورائے قانون لوگوں کو اُٹھاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ شکریہ۔ میرے خیال سے قائد ایوان صاحب اور ہوم منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: نہیں سر! اسپیکر صاحب کی رولنگ بھی ہوتی ہے کہ ماورائے آئین، مارورائے قانون لوگوں کو لاپتہ کرنے کا سلسلہ بند کیا جائے۔ یہ دو لفظ آپ بھی بول دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ٹھیک ہے۔ جی ہوم منسٹر صاحب۔

مشیر وزیراعلیٰ محکمہ داخلہ وقبائلی امور: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب اسپیکر! آپ کو جس طرح پتہ ہے یہ لاپتہ افراد کا مسئلہ بہت پرانا مسئلہ ہے اور انتہائی ایک سنگین مسئلہ ہے۔ تو اس سلسلے میں تقریباً تمام پولیٹیکل پارٹیز نے مل بیٹھ کر کوئی حقائق کی طرف جانے کی کوشش نہیں کی ہے۔ کبھی ہم نے figures کے معاملے میں رہا ہے کچھ معاملات۔ تو اِس بارے میں حکومت نے کافی کام کیا ہے۔ ہماری میٹنگز بھی ہوئی ہیں۔ اس طرح نہیں ہے کہ تمام چیزوں میں ہمارے اپنے ملک کی انٹیلجنس ایجنسیاں اِس میں ہیں۔ اِس میں مسئلہ یہ ہے کہ گزشتہ کئی عرصے سے آپ کو پتہ ہے کہ بلوچستان کا ماحول ایک دہشتگردی کی لپیٹ میں ہے۔ جہاں دنیا کے مختلف ادارے اور دہشتگرد تنظیمیں کام کر رہی ہیں تو اس میں ہم نے کام کیا ہے کچھ لوگ واپس بھی آ گئے۔ مَیں سمجھتا ہوں جو لسٹ لواحقین نے ہمیں دی تھی Voice for Missing Persons کی۔ اُس میں تقریباً 90 فیصد لوگ واپس آ گئے ہیں۔ اُس میں کچھ لوگ باہر ملک سے کچھ دہشتگردوں کے پاس بھی تھے۔ اور کچھ جو ہیں ہمارے اداروں کے ساتھ تفتیشی عمل سے جا رہے تھے۔ تو ابھی وزیراعلیٰ صاحب جب آئے تھے تو اُس کے بعد بھی ہماری میٹنگز ہوئی ہیں وہ آرگنائزیشن بھی ہمارے ساتھ onboard ہے۔ تو اس میں پیشرفت بہت زیادہ ہوئی ہے۔ اور مزید کچھ دنوں میں انشاءاللہ اس کو ہم آگے بڑھائیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ جی۔

نواب محمد اسلم رئیسانی: جناب اسپیکر صاحب! مَیں ہوم منسٹر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو مسنگ پرسنز کے معاملے میں کیا پیشرفت ہوئی ہے۔ ایک پیش رفت تو یہ ہے کہ ہم نے ایک مسنگ پرسنز کا کمیشن جس کو Chair کر رہے ہیں ڈاکٹر جاوید اقبال اُنہوں نے بھی ابھی تک کچھ نہیں کیا۔ ہم نے فوج کو بتایا فوج نے بھی کچھ نہیں کیا۔ اُسوقت آصف علی زرداری صاحب تھے اُن کو بتایا۔ کسی نے کچھ نہیں کیا۔ آپ بتائیں اس پر کیا پیش رفت ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔

وزیراعلیٰ برائے محکمہ داخلہ وقبائلی امور: پہلی دفعہ جب ہم نے میٹنگ بلائی لاپتہ افراد کے لواحقین کی۔ تو اُن سے ہم نے کہا پھر کوئی figures ہمیں دے دیں جو real میں جو لاپتہ ہے کیونکہ کچھ پولیٹیکل پارٹیز اُس کو زیادہ کہتی ہیں کچھ کم، عدالت میں کچھ اور figures تھے۔ تو ہم نے اُن کے تمام لواحقین جو پریس کلب کے سامنے جو اُن کی کمیٹی تھی سب کو بلایا تو اُس میں ناں اُنہوں نے 392 افراد کی فہرست دی کہ 392 افراد ہماری

آرگنائزیشن کا جو ڈیٹا ہے اُس کے مطابق یہ فہرست ہے۔وہ ہم نے تمام ایجنسیز کو بھیجے اور تمام اداروں کو بھی بھیجے۔اور ہم نے اُن کے لواحقین سے بھی کہا ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو باہر ہیں۔کچھ دوسرے ملکوں کے لئے بھی کام کررہے ہونگے۔کچھ حقیقت میں لاپتہ ہونگے۔تو سب کے لئے ہم ایک راستہ کھولتے ہیں کہ جو ہم surrender کرلیں۔اور جو اداروں کے پاس کچھ اگر معمولی تفتیش سے گزر رہے ہیں،ادارے بھی تعاون کریں تو پھر اُس کی جو دوسری میٹنگ، پیشرفت کا لفظ نواب صاحب پوچھ رہے ہیں تو اُن کی ہی آرگنائزیشن سے ہماری میٹنگ ہوئی ہے اور اُن سے ہی ہم نے پوچھا ہے کہ ابھی تک جو آپ نے لسٹ دی تھی اُسمیں 392 لوگوں کی اُس میں کتنے لوگ واپس آ گئے۔تو اُنہی کے مطابق 330 سے زیادہ لاپتہ افراد واپس آ چکے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ میر ضیاء لانگو صاحب ایجنڈے کی طرف آتے ہیں۔میر یونس عزیز زہری صاحب۔

میر یونس عزیز زہری: مَیں مختصراً جناب CM صاحب بھی تشریف فرما ہیں۔سی ایم صاحب اگر متوجہ ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ بات کریں۔

میر یونس عزیز زہری: ابھی حال ہی میں 6 جنوری کو خضدار میں ایک ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور جس روڈ کو ہم قاتل روڈ کہتے ہیں اُس میں آٹھ بندے شہید اور اٹھارہ بندے زخمی ہوگئے تھے۔تو اس میں کیونکہ ریسکیو کرنے کے لئے سی ایم صاحب نے بھی کہا ہے کہ جی اوتھل میں اور وڈھ میں اور مختلف جگہوں پر ہم ٹراما سینٹر بنائیں گے تاکہ یہ روڈ کے ایکسیڈنٹ سے بچا جائے۔ایک ٹراما سینٹر جناب سی ایم صاحب کی توجہ چاہتے ہیں اور وزیر خزانہ صاحب کی۔ایک ٹراما سینٹر ہم نے خضدار میں بنایا جو ہم نے پی پی ایل سے ہمارے جو ضلع کا share تھا وہ پیسے لے کے ہم نے ٹراما سینٹر وہاں بنایا۔سال سے زیادہ ہوگیا کہ اس ٹراما سینٹر کی بلڈنگ تیار ہے اور اُسکے بعد بلوچستان حکومت نے اُس کے equipment کیلئے جتنے پیسے تھے کوئی آٹھ کروڑ پر وہ بھی اُنہوں نے پرچیز کر کے رکھ دیئے ابھی صرف اس کا ایک مسئلہ رہ گیا ہے کہ جی اس کی پوسٹوں پر کوئی 28 پوسٹیں ہیں جو فائل مَیں بہت سے دنوں سے گھمار رہا ہوں کبھی آرہا ہے کبھی جارہا ہے تو میری کوشش یہ ہے کہ بجائے کہ دوسرے ٹراما سینٹر بن جائیں اُن کو فعال ہونے میں ٹائم لگے گا یہ ٹراما سینٹر تیار ہے،اللہ کے واسطے،مَیں ان سے request کرونگا،سی ایم صاحب آپ سے بھی اور وزیر خزانہ صاحب سے کہ اُنہوں نے پہلے 136 پوسٹوں کا کہا تھا اُنہوں نے کہا کم کرلیں پیسے نہیں ہیں تو 28 پوسٹوں کے لئے سمری روانہ کردی ہے آج آپ مہربانی کر کے ہم پر، جھالاوان پر اور بلوچستان پر مہربانی کرکے ان پوسٹوں کی approval آج دے دیں تاکہ یہ ٹراما سینٹر ہم start کرسکیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شکریہ۔ جی۔

میر اختر حسین لانگو: اسپیکر صاحب! ایک issue ہے مَیں ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں گا۔ جناب اسپیکر! شکریہ، وزیر داخلہ صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ جناب والا! کچھ دن پہلے ائیر پورٹ تھانے میں ایک واقعہ پیش آیا۔ حوالات میں ایک قیدی جل کے شہید ہو گیا ہے۔ اب اُنہوں نے ایف آئی آر پولیس نے کاٹی ہے "کہ اُس قیدی نے حوالات میں خودکشی کی ہے"۔ جب اُس کی پوسٹ مارٹم کی تو اُس میں پیٹرول کے particles بھی اُس میں پائے گئے۔ تو حوالات میں اگر اُس نے خودکشی بھی کر لی ہے تو حوالات میں پیٹرول کہاں سے آیا؟ اُس کے پاس حوالات کے اندر ماچس کہاں سے آیا؟ پھر جناب والا! ساڑھے آٹھ بجے اُنہوں نے ایف آئی آر جو درج کی اُس میں 7:20 کا ٹائم دیا ہوا ہے جبکہ اُسکے لواحقین کھانا لیکر اُس کے پاس تھانے گئے ہیں ساڑھے آٹھ بجے۔ تو ساڑھے آٹھ بجے بھی ایس ایچ او اور پولیس اسٹیشن والوں نے اُن سے یہ معاملہ چھپایا ہے اُنہوں نے کہا ہے "کہ تھانے کوئی آفیسرز کی ایک visit ہے جس کی وجہ سے ہم اس وقت آپ لوگ اندر نہیں چھوڑ رہے ہیں اور ایک واقعہ بھی تھانے میں پیش ہوا ہے جس کی وجہ سے ہم آپ لوگوں کو نہیں چھوڑ رہے ہیں"۔ لیکن ساڑھے آٹھ بجے تک بھی اُن کو اندھیرے میں رکھا گیا جو اُن کی اپنی FIR کہہ رہی ہے "کہ 7:20 کو یہ واقعہ پیش آیا ہے"۔ تو جناب والا! ساڑھے آٹھ بجے بھی اُس کے لواحقین سے اُس کے بھائی سے اُس کے کزن سے اُن سے چھپایا گیا اُن کو نہیں بتایا گیا رات کو گیارہ بجے جا کے اُنہوں نے اِن سے رابطہ کیا "کہ آپ کے بندے نے تھانے کے اندر خودکشی کی ہے اور اپنے آپ کو جلایا"۔ اور اُن کی سی سی فوٹیجز ہم نے مانگی ہے وہ بھی اس وقت وہ نہیں دکھا رہے ہیں اور اُس کو بھی چھپانے کی کوشش کی جا رہی ہے جناب والا! تھانوں کے اندر حوالات میں اگر اس طرح کے واقعات پیش آئے اور پولیس اُس کو چھپانے کی کوشش بھی کرے اور اُس میں تعاون بھی نہ کرے اور تحقیقات بھی نہ ہو۔ تو میری وزیر داخلہ اور سی ایم صاحب سے گزارش ہے کہ ایک عدالتی کمیشن بنا کے اس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے تاکہ وہ انتہائی مظلوم لوگ ہیں غریب لوگ ہیں اگر اُن کی دادرسی نہیں ہوگی تو جناب والا! لوگ مایوس ہونگے اس ریاست سے، اس قانون سے، ان کی اِن چیزوں سے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی ہوم منسٹر صاحب۔ ہومنسٹر میرے خیال سے اس پر جواب دے دینگے۔

وزیر داخلہ وقبائلی امور: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ دیکھیں بالکل گورنمنٹ کا کام یہ ہوتا ہے کہ جہاں کوئی مسئلہ ہو اُس کے حقائق تک جائے اس میں پولیس کا ایک اپنا مؤقف ہے اور ان کے لواحقین کا اپنا مؤقف ہے،

دونوں کے مؤقف سامنے آنے کے بعد ایک انکوائری کمیٹی بنائی گئی ہے جو اس پر انکوائری کر رہی ہے اگر اس میں کوئی بھی سرکاری ادارہ یا کوئی پولیس اہلکار ملوث پایا گیا تو اُس کے ساتھ کوئی رعایت نہیں برتی جائیگی۔ انشاءاللہ سب کچھ میرٹ پر ہوگا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ جی صدیقی صاحب۔

جناب عبدالواحد صدیقی: مَیں ایک گزارش قائد ایوان کے سامنے رکھتا ہوں، ہمارا سی پیک رُوٹ گزر رہا ہے تو اُس کی زَد میں لوگوں کے گھر بھی آ رہے ہیں، اُنکے باغات بھی آ رہے ہیں اور اُن کے درخت بھی کٹ رہے ہیں اُن کے مکان بھی گرا رہے ہیں۔ لیکن ڈی سی نے یا جو کمیٹی بنی ہے اُن کی قیمت اپنی مرضی کے مطابق رکھ دی ہے۔ ایک بندے کے پورے گھر کو اُجاڑا جا رہا ہے لیکن اُن کے لئے 4 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں اگر چاہیے اُس میں ایک ہی کمرہ دو لاکھ کا بنایا ہے اُس میں پانچ یا دس کمرے گرا رہے ہیں اُسکے لئے 2 لاکھ 40 یا 60 ہزار روپے میرے خیال سے رکھے ہیں۔ اسی طرح سیب کا ایک درخت، پنجاب میں آم کے ایک درخت کے کاٹنے پر اُس کو دو لاکھ روپے دیے جا رہے ہیں لیکن یہاں سیب کے درخت کاٹنے پر اُن کو صرف 25 ہزار یا 30 ہزار روپے دے رہے ہیں۔ تو جناب قائد ایوان کی خدمت میں گزارش ہے کہ پوری طور پر اس پر اجلاس بلایا جائے تاکہ لوگوں میں جو یہ خدشات پائے جاتے ہیں اور اُن کے گھر اُجاڑے جا رہے ہیں اُن کے باغات کاٹے جا رہے ہیں، اُن کے برے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ عبدالواحد صدیقی صاحب۔ وزیراعلیٰ صاحب نے سن لیا آپ کا وہ فلور پر ہیں اِس ٹائم۔۔۔

میر عبدالقدوس بزنجو (قائد ایوان): شکریہ اسپیکر صاحب۔ زہری صاحب نے جو بات کی واقعی بہت اہم ایشو ہے اور پورے ہائی وے میں ایک ہی ٹراما سینٹر بنا ہے وہ خضدار والا۔ اس سلسلے میں مَیں ہاؤس کو بھی بتانا چاہتا ہوں جب مَیں آیا تھا تو تقریباً فائلوں کی ڈھیر لگی ہوئی تھی تقریباً آٹھ سو یا نو سو فائل تھے۔ مَیں نے سارے فائل نکال دیئے۔ اور مَیں نے یہ بھی کہا ہے اسٹاف کو کہ تین دن سے زیادہ کوئی فائل وہاں پر رُکنی نہیں چاہیے اور الحمدُاللہ وہ سارے فائل آٹھ سو فائل ہم نے نکال دیئے۔ یہ ٹراما سینٹر کا فائل شاید آپ کے نالج میں نہیں ہے چار دن پہلے ہی مَیں نے دستخط کر کے بھیج دیا وہ میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹ میں ہوگا۔ اور دوسرا ابھی اس کے ساتھ ہم نے یہ decision بھی لیا کہ ہائی ویز میں آئے دن واقعات ہوتے رہتے ہیں ایک ٹراما سینٹر کافی نہیں ہے ایک

مستونگ میں، ایک سوراب میں اور ایک لسبیلہ میں ٹراما سینٹرز، وہ بھی اُس میں ہم نے اُس کا وہ کر دیا۔ انشاء اللہ وہ بھی اس پر کام ہو رہا ہے۔ اور اس کے پوسٹ کی چار دن پہلے ہی ہم نے فائل نکال دی۔ کوئی فائل ہمارے پاس بچا نہیں ہے اور لانگو صاحب نے ابھی جو کہا تھا وہ بالکل انشاء اللہ اس پر ہم کارروائی کرینگے اور کچھ دن پہلے یہاں پر ایک واقعہ ہوا تھا کہ لیڈیز کے ساتھ پولیس والوں نے اُس کو جس طرح اُٹھایا اور گاڑی میں ڈال رہے تھے، اُس میں مَیں نے آئی جی کو بھی کہا تھا اور اس کا سخت نوٹس لیا اور اُن کو suspend بھی کیا کہ آئندہ اس طرح کی کوئی کارروائی ہوئی تو کسی بھی ہم نہیں بخشیں گے۔ ہماری جتنی بھی مائیں، بہنیں ہیں، اگر کوئی اس میں ملزمہ بھی ہیں تو کم از کم لیڈیز پولیس ہونی چاہیے وہ یہ کارروائی کریں۔ مرد اس طرح ہمارے جس طرح اُنہوں نے کیا شاید میڈیا میں بھی آیا۔ تو ہم ہر ان چیزوں کی مذمت کرتے ہیں اور اس طرح کی کوئی کارروائی ہم نہیں کرنے دینگے جس کی وجہ سے کسی کی عزتِ نفس مجروح ہو۔ صدیقی صاحب آپ نے جو کہا ہے بالکل اس پر ہم بیٹھیں گے انشاء اللہ اس پر جو بھی کر سکتے ہیں انشاء اللہ کرینگے۔ thank you. میرا خیال ہے ابھی بہتر ہے ایجنڈے پر بات کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: CM صاحب! اساتذہ کا ایک گروپ جو تین ساڑھے تین سال سے میرے پاس بھی کئی دفعہ آیا، آپ کی طرف بھی کئی دفعہ آئے تھے، جب آپ اسپیکر تھے، اُن کے لئے کوئی ٹائم نکال کر سُن لیں، اُن کا کوئی geniune issue ہے۔ وہ آپ سے مل لیں گے پھر وہ آپ کو بتا دیں گے، صحیح ہے۔

قائد ایوان: جی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب میرے خیال سے موجود نہیں ہیں، اُن کا سوال تھا محکمہ بلدیات سے متعلق۔ اور منسٹر صاحب بھی چھٹی پر ہیں، چھٹی کی درخواست دی ہوئی ہے۔ اور CM صاحب! آپ اپنے تمام منسٹرز کو ہدایت دیں کہ وہ سوالات والے دن kindly اپنی حاضری یقینی بنائیں، ابھی مَیں نے CM صاحب کو بتا دیا ہے۔

قائد ایوان: جی۔

میر زابد علی ریکی: یہ دو سالوں سے ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! سوال کو دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اگر اگلی دفعہ بھی یہ لوگ نہیں آئے تو واک آؤٹ کا آپ لوگوں کا حق بنتا ہے۔ ابھی CM بلوچستان نے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ جو ہیں اگلی دفعہ ان کو حاضر کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب اصغر علی ترین صاحب! آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوالات سارے defer کیئے گئے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: نہیں سوالات کب تک defer کرتے رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: حکومت آرام سے بیٹھی ہوئی ہے، وہ سُن بھی نہیں رہی ہے، کہ کیا ہو رہا ہے اسمبلی میں۔۔۔(مداخلت)۔Order in the House،Order in the House، دُمڑ صاحب آپ سب توجہ فرمائیں یہ اپوزیشن والے بول رہے ہیں کہ ہمارے سوالات کے جوابات ہمیں نہیں مل رہے ہیں، منسٹر حاضری نہیں دے رہے ہیں تو ابھی CM صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اگلی دفعہ وہ۔۔۔(مداخلت)

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر! ہم واک آؤٹ کرتے ہیں اس رویہ پر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آج نہیں اگر اگلی دفعہ آپ کے جوابات نہیں ملے۔ وہ سارے defer کردیئے گئے ہیں۔ اگلے اجلاس کے لیے defer کردیئے ہیں۔ جی اصغر علی ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! Question No. 304 کا اگر مَیں سوال دریافت بھی کروں گا تو جواب کون دے گا؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق آپ کریں، وزیر تعلیم بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب اسپیکر! ایک منٹ۔ یہ جام کمال کی ایک اَور۔ یہ سات مہینے سے غریب مزدوروں کو جن کی دس سے پندرہ ہزار روپے تنخواہ ہے، جو contract ملازمین ہیں محکمہ بلدیات کے، پہلے تو جام صاحب کی دشمنی تھی سردار صالح بھوتانی صاحب کے ساتھ، سات مہینے سے اُن کو تنخواہیں نہیں ملیں۔ مَیں ابھی جب گوادر گیا تو پسنی بھی جانا پڑا، پریس کلب کے باہر بوڑھی عورتیں، بچے سب احتجاج کررہے تھے خاران سے لے کر چمن تک، گوادر سے لے کر ژوب تک تقریباً جناب ہزاروں ملازمین ہیں سات مہینے سے اِن کو تنخواہیں نہیں ملی ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا فنانس منسٹر بیٹھے ہیں دُمڑ صاحب آپ ہیں چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہیں آج یہ یقین دہانی کروائیں مَیں جو وہاں پر یقین دہانی کرواکے اُن کے احتجاج کو ہم نے ختم کروایا، لیکن اُس کے باوجود ابھی تک تین مہینے گزر گئے ایک فائل ہے اُس کو آپ لوگ sign کرکے نکال دیں، جس میں یہ غریب ملازمین ہیں بلدیات کے، میونسپل کمیٹیز کے، ٹاؤن کمیٹیز کے اِنکی تنخواہیں تو release ہوجائیں، جام کمال کے وقت میں یہ اگر نہیں ہوتا تھا تو کم ازکم اِس کو آپ تھوڑا سا expedite کریں، issue کیا ہے؟۔ یہ کوئی ہزاروں افراد ہیں، سات ہزار آٹھ ہزار یہ ساری نالیاں بند پڑی ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ثناء بلوچ صاحب منسٹر موجود نہیں ہیں وہ بتائیں گے اِس پر۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: سر! یہ چیف منسٹر صاحب سے related یہ چیف منسٹر صاحب بتائیں گے اِس میں۔اور فنانس منسٹر اُن سے related ہے، ہر منسٹر کے ساتھ related نہیں ہے۔ اِسی لیے میرا سوال اِسی پر تھا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ لوکل گورنمنٹ سے متعلق سوال۔جی قائد ایوان صاحب۔

قائد ایوان: ثناء بلوچ صاحب نے اور ساری اپوزیشن نے کہا بالکل ابھی آپ کے نئے منسٹر آئے ہوئے ہیں،اُن کو دو مہینے ہوئے ہیں۔آپ کے سوال بالکل جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس کے منسٹرز بھی change ہوئے ہیں، جتنے ڈیپارٹمنٹس کے منسٹرز ہیں اِنشاء اللہ سوالوں کے ٹائم پر آپ کو جواب ملیں گے اور ساری چیزیں اور so kind کہ فنانس سینئر منسٹر صاحب کے ساتھ ایک میٹنگ بھی ہوئی لوکل گورنمٹس کے جتنے سب کے کام ہیں ہم نے اُنکو takeup کیا ہوا ہے اِنشاء اللہ آئندہ آپ کوئی issue ایسے نہیں ملی گا جو geniune ہو اور کام نہ ہوں، اِنشاء اللہ سب کا ہے process میں ہے اور آپ کو پتہ ہے فائل ہے process ہے چیزیں ہیں اُس میں ایسی بھی چیزیں آجاتی ہیں عدالت کی بھی آتی ہیں نیب کے قصے کہانی لیکن اِنشاء اللہ جتنے کام ہیں وہ کر رہے ہیں باقی فنانس منسٹر بتادیں گے کہ اُنھوں نے جو سارا process کیا ہے۔

حاجی نور محمد دُمڑ (وزیر محکمہ خزانہ): آپ کی اجازت سے ثناء صاحب نے لوکل گورنمٹ کے ملازمین کی تنخواہوں کے بارے میں جو بات کی، یقیناً issue ہوگا۔آپ کو پتہ ہے کہ لوکل گورنمٹ اپنے لیے ایک حکومت ہے ایک گورنمٹ ہے ایک independent وہ ہے bodies ہیں اُن کی۔اُن کی grant-in-aid پر وہ اپنا وہ چلا رہے ہیں تنخواہیں وہیں سے مل رہی ہیں اُن کو تو ہم نے کوئی LCGC کی ایک میٹنگ کی، اُس میں فنانس منسٹر چیئر مین ہوتا ہے، اور باقاعدہ ایک سال کا بجٹ اُن کا approve ہوتا ہے، اُس باڈی، بورڈ سے۔تو اُن کے minutes جو ہیں under process ہیں تو میرے خیال میں مجھے یہی اُمید ہے کہ آنے والے ہفتے میں اِن کے یہ فنڈز release ہو جائیں گے اور سب کو تنخواہیں مل جائیں گی۔ایک سال کا باقاعدہ بجٹ تھا اُن کی منظوری کے لیے وہ، کیونکہ جب یہ process میں political crisis آئے تو اِس دوران اِن کی میٹنگ نہیں ہوئی۔تو پھر ہم نے باقاعدہ اِن کی LCGC میٹنگ بلائی، میٹنگ ہوئی اور باقاعدہ اِن کا ایک سال کا بجٹ approve ہوا۔تو ظاہری بات ہے جس طرح CM صاحب نے کہا کہ اُس میں ٹائم لگتا ہے، مزید ٹائم

نہیں لگے گی اِنشاءاللہ مجھے اُمید ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ حاجی نور محمد دُمڑ صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی اصغر علی ترین صاحب توجہ دلاؤ نوٹس کی بابت سوال دریافت فرمائیں۔

جناب اصغر علی ترین: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! یہ ثناء بلوچ نے جو بات ایک raise کی ہے یہ اِنتہائی اہمیت کی حامل ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ اپنا سوال کریں توجہ دلاؤ نوٹس کے متعلق۔

جناب اصغر علی ترین: سوال تو میں کرلوں گا۔سوال سے پہلے یہ ضروری ہے سوال کا جواب پتہ نہیں کوئی دے کہ نہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ اپنا سوال کریں ثناء بلوچ کا ہم لوگوں نے سُن لیا ہے۔

جناب اصغر علی ترین: وزیر صاحب مسکرا رہے ہیں۔ اِس پر kindly اگر CM صاحب اور یہ وزیر خزانہ صاحب اِس پر توجہ دیں یہ جو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وہ بات ہوگئی ہے آپ اپنا سوال کریں۔

جناب اصغر علی ترین: اچھا چلو ٹھیک ہے۔توجہ دلاؤ نوٹس۔صوبائی وزیر برائے محکمہ تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ سال ملک کے دیگر صوبوں کے اساتذہ کے عہدوں کو اَپ گریڈ کیا گیا۔ لیکن بلوچستان میں کام کرنے والے اساتذہ کے عہدوں کو تاحال اَپ گریڈ نہیں کیا گیا ہے۔جس کی وجہ سے صوبہ کے اساتذہ میں مایوسی اور شدید بے چینی پائی جاتی ہے۔لہٰذا بلوچستان میں کام کرنے والے اساتذہ کے عہدوں کو اب تک اَپ گریڈ نہ کرنیکی کیا وجوہات ہیں، تفصیل فراہم کی جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ جی وزیر تعلیم صاحب وضاحت فرمائیں اسکی۔

میر نصیب اللہ مری (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر! اِس پر کام ہو رہا ہے۔کافی کام ہو چکا ہے۔ابھی ہم نے file آگے بھیجی ہوئی ہے CM صاحب کی منظوری کے لئے اِنشاء اللہ اِنکا upgradation کا مسئلہ بھی حل ہو جائیگا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ جی زاہد علی ریکی صاحب! آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔ یہ کارروائی۔ایک بار کارروائی وہ کرتے ہیں پھر۔

حاجی زاہد علی ریکی: Thank you جناب اسپیکر صاحب! سردار صاحب!

جناب ڈپٹی اسپیکر: منسٹر صاحب! نہیں ہیں میرے خیال سے ریکی صاحب۔

حاجی زاہد علی ریکی: منسٹر ہی نہیں ہیں ہم کیا کریں پھر اجلاس بھی نہیں بلایا کریں۔ اسپیکر صاحب! جب health کا منسٹر نہیں ہے بلدیات کا نہیں ہے کوئی اور منسٹر نہیں ہے تو اجلاس ہی کیوں بلاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ لوگ۔

حاجی زاہد علی ریکی: وہ واشک سے آتے ہیں 800 کلومیٹر ہے یہاں پر اسمبلی کے لئے کہ چار باتیں کریں مگر منسٹر صاحب کوئی پتہ نہیں کراچی میں ہے کوئی پتہ نہیں کدھر ہے۔ خدارا! اِس طرح نہیں کریں جناب اسپیکر صاحب! یہ اسمبلی ہے لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں یہ کیوں اِس طرح ہوتا ہے یہ بلوچستان کو کیوں برباد کررہے ہیں کیوں اِس کے پیچھے پڑے ہیں؟۔ تھوڑا رحم کرو اِس بلوچستان کے عوام کے اوپر۔ ہاں؟۔ کیا بات نہیں کریں لانگو صاحب! ہم آئے تو ہیں بات کرنے کیلئے، کہتا ہے کہ بات مت کرو چھوڑو۔ جناب CM صاحب! قائد ایوان صاحب! جناب اسپیکر صاحب! قائد ایوان صاحب! سے یہ request ہے آئندہ مہربانی کر کے منسٹروں کو پابند کیا جائے جس کے سوالات ہوتے ہیں وہ کم ازکم ہمیں مطمئن کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مَیں نے اپنی طرف سے ruling دے دی ہے۔CM صاحب نے بھی یقین دہانی کرادی ہے۔اور آپ لوگوں کے سوال بھی اُس منسٹر سے متعلق ہوتے ہیں جو پہلے سے چھٹی کے لئے درخواست دے دیتے ہیں۔اور تو سارے منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں۔

حاجی زاہد علی ریکی: وہ چھٹی نہیں کریں جناب اسپیکر صاحب! وہ کیوں چھٹی کرتے ہیں؟

جناب اختر حُسین لانگو: جو حاضر ہیں اُنکے سوالات لے آئیں یہ چھانٹی تو آپ لوگوں کا کام ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اصل میں ایجنڈا پہلے سے بنتا ہے آپ لوگوں کا ایجنڈا۔

جناب اختر حُسین لانگو: ہم نے کہا ہمیں کیا پتہ کہ کونسے منسٹرز حاضر ہیں کس نے چھٹی کی application دی ہے۔

حاجی زاہد علی ریکی: ہمیں کیا پتہ ہے جناب اسپیکر!

جناب اختر حُسین لانگو: وہ تو آپ کو پتہ ہوتا ہے وہ اُس دن آپ ایجنڈا میں اُنکا نہ رکھا کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب حاجی زاہد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میری بات تو ختم نہیں ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ کی بات اگلے اجلاس میں، وزیر صاحب آئیں گے پھر آپ کو جواب دیں گے۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): نواب ثناء اللہ زہری صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا رواں اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ **رخصت منظور ہوئی۔**

سیکرٹری اسمبلی: سردار محمد صالح بھوتانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟۔ **رخصت منظور ہوئی۔**

سیکرٹری اسمبلی: سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ **رخصت منظور ہوئی۔**

سیکرٹری اسمبلی: میر اکبر آسکانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ **رخصت منظور ہوئی۔**

سیکرٹری اسمبلی: جناب محمد مبین خان خلجی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ **رخصت منظور ہوئی۔**

سیکرٹری اسمبلی: نوابزادہ میر نعمت اللہ زہری صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ **رخصت منظور ہوئی۔**

سیکرٹری اسمبلی: جناب عبدالرشید صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ **رخصت منظور ہوئی۔**

سیکرٹری اسمبلی: جناب نصراللہ خان زیرے صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: حاجی محمد نواز کاکڑ صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: ملک نصیر احمد شاہوانی صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی صاحبہ نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ مستورہ بی بی صاحبہ نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن اینڈ سکسیشن سرٹیفکیٹس کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2022ء) کا پیش کیا جانا۔۔۔(مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ کارروائی تھوڑی آگے لے جائیں پھر اُس کے بعد۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور، بلوچستان لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن اینڈ سکسیشن سرٹیفکیٹس کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2022ء) پیش کریں۔

جناب میر ضیاء اللہ لانگو (مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ داخلہ): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔مَیں ضیاء اللہ لانگو مشیر

برائے وزیراعلیٰ بلوچستان، وزیر برائے قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے بلوچستان لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن اینڈ سکسیشن سرٹیفکیٹیس کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2022ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن اینڈ سکسیشن سرٹیفکیٹیس کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2022ء) پیش ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: لہٰذا بلوچستان لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن اینڈ سکسیشن سرٹیفکیٹس کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2022ء) کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔

سرکاری قراردادیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: محترمہ بشریٰ رند صاحبہ! آپ اپنی قرارداد نمبر 116 پیش کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چونکہ وہ یہاں نہیں ہیں وہ،

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب نور محمد دُمڑ صاحب! آپ اپنی Chair سے قرارداد نمبر 117 پیش کریں۔

وزیر برائے محکمہ خزانہ: شکریہ جناب اسپیکر! قرارداد نمبر 117۔

ہرگاہ کہ تبلیغی جماعت دنیا میں اسلام کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینے والی منظّم اور عالمی جماعت ہے۔تبلیغ کا جو کام ہو رہا ہے وہ قرآن اور سُنت کے عین مطابق ہے۔مزید برآں تبلیغی جماعت کا دہشتگردی سے دُور دُور تک کوئی تعلق نہیں ہے۔تاریخ گواہ ہے کہ یہ لوگ آج تک کبھی بھی کسی ایسے کام میں ملوث نہیں رہے ہیں۔یہ تو اسلام اور امن کے سفیر ہیں اور پاکستان کے لئے قابل فخر اثاثہ ہیں۔جو پوری دنیا میں تبلیغ اسلام سے پاکستان کا نام روشن کرر ہے ہیں۔ یہ ایسی جماعت ہے جس میں تمام طبقے کے لوگ شامل ہیں،تبلیغی جماعت نے غریب اور امیر، کالے اور گورے کی تفریق کو ختم کر کے بھائی چارے کا عملی ثبوت دیا ہے۔اِن کی کاوشوں سے پاکستان کا اسلام دوستی اور دہشتگردی کے خاتمہ کا داعی ہونے کا تشخص بلند ہو رہا ہے۔لہٰذا یہ ایوان تبلیغی جماعت کی اسلام کی سربلندی کیلئے انتھک کوششوں کو سراہتا ہے اور اِن کی مکمل حمایت اور تائید کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ دُمڑ صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: قرارداد نمبر 117 پیش ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: محرک admissibility کی وضاحت فرمائیں۔

وزیر برائے محکمہ خزانہ: جناب اسپیکر! سب سے پہلے تو آج مَیں یہ قرارداد پیش کر رہا ہوں، تبلیغی جماعت

کے حوالے سے مغربی دُنیا میں یا سعودیہ میں کچھ دن پہلے اِنکے ساتھ جو رویہ رکھا گیا جو کہ قابل مذمت ہے۔ کیونکہ تبلیغی یہ جماعت میرے خیال میں میرے کہنے کے بغیر بھی دُنیا جہاں کے لوگ مانتے ہیں کہ تبلیغی جماعت ایک ایسی جماعت ہے جس کا نہ کوئی لالچ ہے، نہ کوئی غرض ہے، نہ کوئی سیاسی ایجنڈا ہے۔ یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اور اسلام کی سربلندی کیلئے، اسلام کی پرچار کیلئے دُنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ کیلئے یہ لوگ نکلے ہیں۔ اور اِنکا مرکز پاکستان میں ہے۔ یہ تبلیغ کا کام ظاہری بات ہے ابھی سے شروع نہیں ہوا ہے۔ یہ نہ کوئی ایسی جماعت ہے کہ جس کا کوئی registration ہوئی ہے اِنکا نہ کوئی ایجنڈا ہے یا کوئی انتخابی نشان ہے۔ یہ کام جس طرح جہالت کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِس دنیا کو مختلف اَدوار میں جو پیغمبر بھیجے گئے اِن کا یہی کام تھا کہ دنیا کو حقیقت بتاتے تھے۔ اسلام کی تبلیغات کرتے تھے۔ سچ بتاتے تھے، لوگوں کو کفر سے، جہالت سے نکالتے تھے۔ یہ سلسلہ جس وقت تک چلتا رہا جب یہ نبوت کا سلسلہ ختم ہوا تو یہ کام ظاہری بات ہے کہ اِس اُمت کی ذمہ یہ کام سونپا گیا۔ یہ کام ابھی سے نہیں، یہ کام کئی دہائیوں سے یہ سلسلہ چلا آرہا ہے۔ ہمارے پیغمبروں نے بھی اِس کام کے لیے دُنیا میں ہجرت کر کے دُنیا کے کونے کونے تک اسلام کی تبلیغات کی ہیں۔ اسلام کی تبلیغات پہنچائی ہیں۔ آج بھی یہ تاریخ گواہ ہے کہ ہمارے پیغمبروں کے، اِن کے قبر مبارک دُنیا کے کونے کونے میں ابھی بھی واقع ہیں۔ اور اِن کی لاشیں ابھی تک دُنیا کے کونے کونے میں دفن ہے۔ اُن کا صرف اور صرف مقصد اسلام کی سربلندی تھی اسلام کی تبلیغ تھی۔ تو ابھی بھی تبلیغی جماعت کا جو کام ہے وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے، وہ بسترہ اُٹھا کے مسجدوں میں جا کے مسجدوں میں ٹھہرتے ہیں۔ اِن کے جتنے بڑے اجتماعات ہوتے ہیں کبھی بھی کوئی سیاسی لفظ اِن کے اجتماع میں کسی نے نہیں سنا ہوگا۔ اسلام کے اصل معنوں میں جو خدمت کر رہے ہیں وہ یہ ایک تبلیغی جماعت ہے جو میں دیکھ رہا ہوں۔ تاریخ گواہ ہے، ہمیں بھی تبلیغ سکھاتے ہیں۔ ہمیں بھی دین کے فرائض اور دین کی سبق سکھاتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ دُنیا کو جہاں پر جہالت ہے جہاں پر کفر ہے۔ وہاں پر اِن لوگوں کی جماعت جا کے دُنیا میں پھیل گئے ہیں اور بہت سے کافروں کو بہت سے اُن لوگوں کو کلمہ پڑھوایا، کلمہ سکھایا اور اِن کو مسلمان بنایا۔ لاکھوں لوگ کم سے کم اِنہوں نے تبلیغی جماعت کے ذریعے اِن کی تبلیغات کے ذریعے، اِن کی محنت کے ذریعے لوگ مسلمان ہوگئے۔ تو ابھی دُنیا ظاہری بات ہے کہ مغرب اس سے خوفزدہ ہے۔ ہمارے اسلام کے اندر کوئی ایسی جماعت نہیں رہی کہ جو صرف اور صرف اسلام کی سربلندی کے لیے کام کر رہا ہے یہی ایک تبلیغی جماعت ہے۔ اور جس سے مغرب خوفزدہ ہے۔ ظاہری بات ہے ابھی ان کے اُوپر بھی کوئی لیبل

لگانے کی کوشش کررہے ہیں۔ تو یہ قابل مذمت ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ آج پورا ایوان دُنیا کو یہ message دے کہ تبلیغی جماعت کا نہ کوئی سیاسی ایجنڈا ہے اور نہ کسی سیاسی پارٹی سے اُن کا تعلق ہے، اس میں ہر مکتبہ فکر کے لوگ شامل ہیں۔ اس میں کالے اور گورے کا کوئی فرق نہیں ہے۔ اس میں چھوٹے اور بڑے کا کوئی فرق نہیں ہے۔ اِن کا کوئی ایک مخصوص ایجنڈا نہیں ہے۔ یہی ایک ایجنڈا ہے جو ہمارے مسلمانوں کے لیے فخر کی بات ہے۔ یہی ایک جماعت رہی ہے جو کہ اسلام کی تبلیغات کررہی ہے اور اسلام کی سر بلندی کے لیے دن رات محنت کررہی ہے۔ اِن کے لوگ ابھی بھی اگر آپ دیکھیں دُنیا کے ہر ملک میں اِن کے لوگ گئے ہیں۔ اِن کے لوگ اپنے ہی خرچوں پر، اپنے ہی اللہ کے مسجدوں میں رہتے ہیں۔ نہ کوئی luxury hotels میں رہتے ہیں۔ نہ کوئی luxury کھانے اِن کو ملتے ہیں۔ اور ایک بستر اُٹھا کے اپنے ہی خرچہ پر دُنیا کے کونے کونے تک پہنچ گئے۔ اور اِن کا ایک ہی مقصد ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور پاک ﷺ کی پیغمبری پر لوگوں کو متوجہ کراتے ہیں۔ اور اِن کی یہ تبلیغات کرتے ہیں۔ تو یہ میرے خیال میں تمام مسلمانوں کے لیے فخر کی بات ہے۔ اِس پر ہم سب ایک ہی ہو کے دُنیا کو یہ message دیں کہ یہ تبلیغی جماعت ایک امن کی جماعت ہے، اِن کا ہر فرد جو ہے وہ امن کی سفیر ہے۔ اور اس جماعت نے ہی دُنیا میں امن کا سبق دیا ہے۔ تو جہاں بھی یہ لوگ گئے ہیں میرے خیال میں آج تک کوئی ثابت نہیں کرسکتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کا کوئی آدمی کسی دہشتگردی میں ملوث پایا گیا۔ تو اِنہی کی وجہ سے یہاں پاکستان اِنکا تبلیغ مرکز ہے سالانہ ان کا اجتماع ہوتا ہے۔ میرے خیال میں دُنیا میں اس سے بڑا اجتماع ایک عرفات کے میدان پر شاید لوگ جمع ہوتے ہیں، اُس کے بعد پھر یہاں تبلیغی اجتماع میں لوگ جمع ہوتے ہیں۔ تو اتنے بڑے اجتماع میں لاکھوں انسانوں کا سمندر وہاں پر کبھی کسی نے کوئی غلط بات نہیں سنی، کوئی سیاسی لفظ نہیں سنا۔ کوئی دہشتگردی کی بات نہیں کی۔ اُس میں تمام ممالک کے، دُنیا کے کونے کونے سے لوگ آتے ہیں۔ اِنہوں نے یہ تفریق ہی ختم کردی۔ کہ کالا جو ہے سفید پر بہتر ہے، سفید کالا پر بہتر ہے، دُنیا کے کونے کونے سے لوگ مسلمان ہو کے آجاتے ہیں اِدھر تو یہی ایک جماعت ہے جس سے ہماری اسلامی تشخص پیدا ہورہی ہے۔ اور اسلام کی سر بلندی کے لیے بھی کیوں کہ اسلام کے لیے پاکستان کے لیے فخر کی بات یہ ہے کہ اِن کا مرکز پاکستان میں ہے۔ تو اس کے لیے کچھ دن پہلے کوئی واقع تبلیغ کے ساتھ ہوا۔ کچھ مغربی ممالک میں یہ پروپیگنڈا چلا ''کہ تبلیغی جماعت جو ہے یہ دہشتگرد جماعت ہے''۔ تو اِن کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ تبلیغی جماعت دہشتگرد نہیں ہے۔ اِن کا دہشتگردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تو آج کا یہ ایوان مجھے اُمید ہے کہ

اتفاق رائے سے یہ قرارداد پاس کریگی اور دُنیا کو یہ message دے گی کہ تبلیغی جماعت پر ہمیں بالکل جو بھی اُس کے ساتھ غلط الفاظ استعمال کرتے ہیں یا غلط رویہ اُس کے ساتھ رکھتے ہیں۔اور ساتھ ساتھ میں جناب اسپیکر دنیا کی ہم بات کرر ہے ہیں۔ایک یہاں سے مجھے ایک تبلیغی ساتھی نے اطلاع دی کہ یہاں پر تبلیغی جماعت آئی ہوئی تھی اِدھر اسمبلی مسجد سے بھی آج اُنکو نکالا گیا ہے۔تو دُنیا کو ہم کیا بتاتے ہیں کہ ہم اپنے ہی مسجدوں میں اُن کو جگہ نہیں دیتے ہیں تو دُنیا تو کفر کی، دُنیا تو پھر دُور کی بات ہے۔تو یہ بھی قابل مذمت ہے یہ نہیں ہونا چاہئے آئندہ کے لیے۔تبلیغی جماعت جدھر بھی جاتی ہے، جس گاؤں میں بھی جاتے ہیں مَیں تو کہتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی اسپیشل رحم وکرم ہے اُن لوگوں پر۔کیونکہ مَیں ایک تبلیغی ساتھی بھی ہوں میں نے چلّہ بھی لگایا ہوا ہے، اس لیے بھی تبلیغ کی حقیقت جو ہے مجھے معلوم ہے اور بلکہ تمام دُنیا سے میری اپیل ہے کہ تبلیغ میں جائیں کیونکہ ہم مسلمان ہیں، ہم نے مرنا ہے، تو مرنے کے لیے یہی ایک جماعت ہے جس میں ہم آخرت کی تیاری کر سکتے ہیں۔شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ دمڑ صاحب۔آپ نے بہت اچھی باتیں کی ہیں۔ یقیناً یہ ایک بہت اہم قرارداد ہے۔ملک صاحب! آپ بات کرینگے قرارداد سے متعلق۔

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔جناب اسپیکر! سب سے پہلے تو میں اپنے بھائی نور محمد دمڑ صاحب کو مبارکباد بھی دیتا ہوں اُنہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اُنہوں نے ایک اللہ والی جماعت کے بارے میں مفصل خیالات کا اظہار کیا ہے۔اور اِس جماعت پر جو قدغن لگانے کی کوشش کی جاری ہے، اُس کی بھی نشاندہی کی۔یقینی بات ہے کہ لوگوں کی زندگیوں کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ڈالنے کے لیے یہ جماعت علماء کی سرپرستی میں دُنیا کے طول وارض میں اللہ پاک کے دین کا پیغام پہنچارہی ہے۔ان کے ہاتھوں لاکھوں لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔ اِس جماعت کے لوگ اپنے خرچے پر، اپنے انتظامات پر اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے نکلتے ہیں۔تکالیف برداشت کرتے ہیں، بھوک اور افلاس برداشت کرتے ہیں۔ پیدل کی جماعتیں ہیں جو ساری دُنیا میں پھرتی ہیں، اپنا سامان پیٹھ پر لادتے ہیں۔کھانا بھی خود پکاتے ہیں، خود لاتے ہیں کسی بھی شخص کی مرہونِ منت اپنے آپ کو نہیں کرتے۔تو اِس حوالے سے تو یہ دین کا بہت بڑا کام ہے اور ساری دُنیا میں یہ پھیل رہا ہے۔ یہ مَیں بتاؤں جناب اسپیکر صاحب! کہ یہ جماعت اب اِتنی پھیل چکی ہے کہ سارے ممالک مل کر بھی اس جماعت کے قدم کو اب نہیں روک سکتے۔اگر کہیں اِن کے لیے رکاوٹ پیدا ہوتی ہے تو یہ ہمارا اخلاقی، دینی اور ملی فریضہ ہے کہ ہم اُنکا بھرپور ساتھ دیں۔اُن کی کسی بھی تکلیف میں اُن کی تکلیف کے ازالے

کے لیے ہم صفِ اوّل میں رہیں۔اوراس قرارداد کی یقیناً میں اپنی طرف سے اور اپنی جماعت کی طرف سے اپنے ساتھیوں کی طرف سے مَیں اِس کی بھرپور تائید بھی کرتا ہوں اور ہماری طرف سے ساری دنیا کو یہ پیغام جانا چاہیے کہ یہ ایک راہِ حق ہے۔اوراس راہِ حق میں روڑے کہیں بھی نہ اٹکائے جائیں۔اگر سعودی عرب میں فی الحال تو زبانی جمع خرچ تک یہ بات چل رہی ہے۔کوئی حکومتی سطح پر کوئی قدم نہیں اُٹھایا گیا۔اگر اُٹھایا جاتا ہے تو آپ کے توسط سے جناب اسپیکر صاحب! پاکستان کا فرض بنتا ہے اِس جماعت کے ساتھ ہر لحاظ سے ساتھ بھی دیں اوران کے ساتھ پاکستان بحیثیت مملکت stand بھی لے۔ اور اِسی طرح بلوچستان کے ہمارے لوگ تو اَلحمداللہ دین کے ویسے بھی شیدائی ہیں۔اور جو اجتماعات ہوتے ہیں، اُس میں سب سے زیادہ اکثر بلوچستان کے لوگ بلوچستان کے طول وارض سے اگر اُن کے مرکز میں اجتماعات ہوتے ہیں تب بھی بلوچستان کے لوگ بڑی اکثریت سے اُس میں شرکت کرتے ہیں۔اور پھر یہاں ہمارے بلوچستان میں اجتماعات جیسے ابھی اِس کے بعد سبی کا اجتماع آرہا ہے۔تو اُس میں بھی بلوچستان کے طول وارض سے لاکھوں فرزندانِ توحید آ کے اس میں حصہ لیتے ہیں۔تو یقیناً ان کا جس طریقے سے جس stage پر جہاں بھی اِن کی مدد ہوسکے اِن کے راستے جو ہیں صاف کئے جاسکیں، وہ کئے جائیں۔اور جس انداز سے یہ اجتماعات اِن کے ہوتے ہیں یہ یقیناً پاکستان کے تمام لوگوں کے لیے پاکستان کی حکومت کے لیے بھی اور پاکستان میں تمام صوبوں کی حکومتوں کے لیے بھی ایک مشعلِ راہ ہے۔ لاکھوں لوگ ایک اجتماع میں آتے ہیں اخلاقیات اتنی بلند ہیں۔کہ بجائے اس کے کہ کسی کو دھکا دیں، ہر ایک اپنے آپ کو مٹی میں بٹھاتا ہے اور اُن کو جگہ دیتا ہے۔کھانے میں بھی اسی طرح ہے، خودنہیں کھاتے ہیں اپنے ساتھیوں کو کھلاتے ہیں۔اور اُن کے ساتھ جو اخلاقی برتاؤ ہے اگر وہ سیکھا جائے۔تو میں سمجھتا ہوں کہ اس قرارداد کے حوالے سے بھی اور ویسے بھی ایک مسلمان کے فریضہ کے حوالے سے بھی جو مختلف ہمارے departments ہیں جو ہمارے وزراء صاحبان ہیں جو ہمارے ممبران صاحبان ہیں۔وہ اُن اخلاقیات سے مستفید ہونے کے لیے یقین کیجئیے کہ اگر وہ ایک ایک چلّہ یہ لگادیں اور اس طریقے سے وہ جو اخلاقیات اس جماعت کے ہیں اگر وہ سیکھے جائیں تو پھر، یہاں پر ایک چھوٹی سی بات پر اتنی ہُلڑ بازی ہوتی ہے کہ کسی کے ساتھ اکٹھے ہونے کا بھی مسئلہ رہتا ہے۔لیکن وہاں پر نہ کوئی اِس قسم کا بھاگ دَوڑ ہوتا ہے ناں اِس قسم کی جو دھینگا مشتی ہے وہ ہے۔تو میں سمجھتا ہوں کہ اخلاقی دنیا میں تربیت حاصل کرنے کے لیے حکومتی سطح پر بھی یہ اس رَوِش کو اپنایا جائے۔اور جو ممبران ہیں چاہے اِدھر کے ہیں یا اُدھر کے ہیں وہ اِس میں حصہ لیں۔ مَیں اِس قرارداد کی تائید کرتا ہوں۔اور میری گزارش ہے کہ

اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ ملک صاحب۔جی سید عزیز اللہ آغا صاحب۔

سیّدعزیزاللہ آغا: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ بَلِّغُوا عَنِّی وَلَو آیۃ۔ جناب اسپیکر!مَیں سب سے پہلے برادر محترم وزیر خزانہ حاجی نور محمد دمڑ صاحب کا تہہ دل سے ممنون اور مشکور ہوں کہ اُنہوں نے اِس اہم مسئلے پر اسمبلی کے فلور پر قرارداد لاکر یہ بات ثابت کردی کہ بلوچستان کے لوگ اِن کا تبلیغی جماعت کے ساتھ ایک مذہبی تعلق بھی ہے اور والہانہ تعلق بھی ہے۔جناب اسپیکر!تبلیغی جماعت اگر مَیں یہ کہوں کہ دنیا میں شائد جتنی عالمگیریت تبلیغی جماعت میں پائی جاتی ہے شائد بہت کم مذہبی تنظیموں میں یا مذہبی تحریکوں میں اتنی وُسعت اور عالمگیریت موجود ہو۔تبلیغی جماعت ایک منظّم جماعت ہے۔اور یہ جماعت ایک vision کے ساتھ، ایک عقیدہ اور نظریہ کے ساتھ اپنا لگاؤ رکھتی ہے۔اور اُن کا سب سے بڑا Motto اور نعرہ کہ لآ اِلٰہ اِلَّا اللہ۔بحیثیت مسلمان جب ہم یہ کلمہ پڑھتے ہیں ۔کہ لآ اِلٰہ اِلَّا اللہ محمدُ الرَّسول اللہ۔اس کے پیچھے ایک بہت بڑا نظریہ ایک عظیم ideology اسکے پیچھے کارفرما ہے وہ یہ کہ انسانوں کو اللہ کے ساتھ اِس انداز میں ملایا جائے، انسانوں کا تعلق اس انداز میں اپنے رَب سے جوڑا جائے کہ جس کے نتیجہ میں انسانیوں کی آخرت بھی بنے اور دنیا بھی بنے۔تبلیغی جماعت وقت بھی اپنا لگاتی ہے، پیسہ بھی اپنا لگاتی ہے اور لوگوں کو اللہ کی رضا کے لیے اللہ کے بھولے ہوئے دین کی طرف invite کرتی ہے۔ اور اُس انداز میں یہ جماعت پوری دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے۔جس انداز میں اور جس ترتیب سے جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کو preach کیا اور اسلام کی تبلیغ کی۔میں سمجھتا ہوں کہ مغرب جہاں مختلف انداز سے اسلام کو بدنام کرنے کی کوششیں کررہی ہے۔اِسی سلسلے کی ایک کڑی تبلیغی جماعت کو بدنام کرنا، تبلیغی جماعت کے راستے میں روڑے اَٹکانا اور تبلیغی جماعت کا دہشتگردی کے ساتھ تعلق جوڑنا، یہ ایک مغربی ایجنڈا ہے۔لیکن ہم اَلحمدللہ ہم مسلمان ہیں اور اس بات سے بالاتر ہوکر کہ ہمارا کس سیاسی پارٹی سے کس سیاسی جماعت سے ہمارا تعلق ہے، اِن تمام باتوں سے بالاتر ہوکر آج ہم اس قرارداد پر یک جان ہیں، یک آواز ہیں، تبلیغی جماعت یہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے پیغامات کو پہنچانے کے لیے دن رات کام کررہی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ سید عزیز اللہ آغا صاحب۔

جناب سیّدعزیزاللہ آغا: مجھے جناب اسپیکر دو منٹ موقع دیجئے دو منٹ۔تبلیغی جماعت عقیدے کے لحاظ سے فکر کے لحاظ سے نظریہ کے لحاظ سے ایک ایسی جماعت ہے جو صرف انسانوں کو آخرت کی فکر دلاتی ہے آخرت

کی یاددلاتی ہے۔اورلوگوں کواس بات پرآمادہ کرنے کی بھرپورکوشش کرتی ہے کہ انسان اپنی دنیاوی تقاضوں کو کچھ وقت کے لیے چھوڑ کر چلّے کے لیے، تین چلّے کے لیے، سال کے لیے وہ جماعت کے ساتھ وقت لگائیں تاکہ انسانیوں کی دنیا بھی بنے اور آخرت بھی بنے۔اگر آپ ایسی جماعت کے راستے میں روڑے اٹکائیں گے۔اگر آپ ایسی جماعت کاتعلق دہشتگردی کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کریں گے۔تو پھر ہم سر پر کفن باندھ کر میدان میں اتریں گے۔اورتبلیغی جماعت کا دفاع کریں گے اوراپنے خون سے کریں گے انشاءاللہ۔کسی شخص کو یہ اجازت نہیں دی جاسکتی مغرب کوخوش کرنے کے لئے، مغرب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہم کسی کو یہ اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ تبلیغی جماعت کوتیر بہ حدف بنا کرتبلیغی جماعت کو target کر کے اپنے مذموم مقاصد کوحاصل کرنے کے لیےاوچھے ہتھکنڈے استعمال کرے۔تبلیغی جماعت مسلمانوں کی عظیم جماعت ہے۔ہم چاہتے ہیں کہ ہم چلّہ بھی اُس کے ساتھ لگائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: انشاءاللہ۔

سیّدعزیزاللہ آغا: ہم سہ روزہ بھی لگائیں بلکہ میری طرف سےتو یہ تجویز ہے کہ اب کراچی میں اجتماع ہونے جا رہا ہے۔جناب اسپیکر! آپ کی امارت میں ہم کراچی جاتے ہیں۔اور کراچی کا اجتماع لگا کرختم کر کے وہاں سہ روزہ لگا کر واپس آئیں گے انشاءاللہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: انشاءاللہ،انشاءاللہ۔

سیّدعزیزاللہ آغا: اوراُس کے بعدانشاءاللہ فروری میں سبی میں اجتماع ہورہا ہے۔ہم وہاں بھی جائیں گے اِسی اَذان کے لئے ہم بھی بات کررہے ہیں۔

(خاموشی۔اَذان مغرب)

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ آغا صاحب! آپ نے بہت اچھی باتیں کی ہیں دین اوراسلام کے حوالے سے میرے خیال سے کسی اورکوبھی موقع دیتے ہیں۔

سیّدعزیزاللہ آغا: مَیں اپنی باتوں کو conclude کر کےختم کروں گاانشاءاللہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چلیں،چلیں۔

سیّدعزیزاللہ آغا: تو جناب اسپیکر صاحب!تبلیغی جماعت یہ ہماری کھال ہے کھال،تبلیغی جماعت ہمارے رگوں میں خون کی طرح دوڑتی ہے انشاءاللہ۔تو تبلیغی جماعت اس کو ہم اپنے لیے راہ نجات سمجھتے ہیں۔تبلیغی

جماعت اس کا دہشتگردی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔تبلیغی جماعت یہ امن کی بات کرتی ہے۔یہ لوگوں کے درمیان بھائی چارے کی بات کرتی ہے۔لوگوں کے درمیان توحید کی بات کرتی ہے۔لوگوں کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی طرف راغب کرتی ہے۔اس لئے تبلیغی جماعت کا ساتھ دینا ہم اپنا ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔تبلیغی جماعت اِس پر ہمیں اعتماد ہے اور انشاءاللہ العزیز میں۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ سید عزیز اللہ۔

سیّد عزیز اللہ آغا: میں تمام ساتھیوں سے یہ گزارش کروں گا کہ وقت نکال کر تبلیغی جماعت میں کم از کم ایک ایک چلّہ لگا کر مغرب کے مُنہ پر تمانچہ مار دیا جائے۔کہ تبلیغی جماعت امن پسند جماعت ہے۔دہشتگردوں کی جماعت نہیں۔بہت نوازش جناب اسپیکر صاحب!مَیں آپ کو وہ تبلیغی انداز میں دعوت دیتے ہوئے یہ کہوں گا کہ ایک چلّہ ضرور تبلیغ میں لگائیں،مَیں بھی اور آپ بھی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: انشاءاللہ۔

سیّد عزیز اللہ آغا: اور سارے ساتھی تو بڑی نوازش اللہ خوش رکھے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اللہ حافظ۔شکریہ سید عزیز اللہ آغا صاحب۔میرے خیال سے آذان ہوگئی ہے،کہ کوئی بات کرنا چاہتا ہے؟۔جی مختصراً۔ اصغر علی ترین صاحب مختصراً بات کریں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب!جو قرارداد پیش کی گئی ہے۔اِس کی ہم بھرپور حمایت کرتے ہیں۔جناب اسپیکر صاحب! مغرب کا روزِ اوّل سے یہ ایجنڈا رہا ہے کہ وہ ہمارے مذہب کو، ہمارے دین کو ٹارگٹ کریں۔یقیناً تبلیغی جماعت ایک ایسی جماعت ہے جس سے جو لوگ تبلیغی جماعت سے وابستہ ہیں اُن کو یہ بہتر معلوم ہے کہ تبلیغی جماعت سے وابستگی سے کیا فوائد لوگوں کو حاصل ہوتے ہیں۔اور بالخصوص جو لوگ اُن کے ساتھ تبلیغی جماعت کے ساتھ چلتے ہیں اور تبلیغی جماعت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔جناب اسپیکر صاحب!تبلیغی جماعت ہر مسلمان کو یہ دَرس دیتی ہے اور یہ کہ آپ اپنی زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے کیسے گزاریں گے۔صحابہ کرام نے جو زندگی گزاری ہے دنیا میں اُن کو اُن اصولوں کو ہم کیسے اپنی زندگی کے ساتھ باندھیں اور جوڑیں۔جناب اسپیکر صاحب!ایسے لوگ ہیں ہمارے، ایسے بڑے بڑے لوگ ہیں جنہوں نے ڈگریاں لی ہیں۔جنہوں نے ایل ایل بی کی ہے،جنہوں نے ماسٹرز کی ہیں۔لیکن بدقسمتی سے اگر آپ اُن سے پوچھیں کہ سورۃ اخلاص پڑھ کر کے سنائیں تو اُن کو غالباً نہیں آتی ہوگی۔یہ آپ اُن کو بولیں اپنا نماز جو دن میں پانچ وقت کا نماز

آپ پر فرض ہے۔ وہ ذرا پڑھ کے سنائیں۔ تو اُس میں بھی بہت ساری غلطی ہوگی۔ تبلیغی جماعت سے جو لوگ وابستہ ہیں وہ انہیں غلطیوں کا اصلاح کراتی ہیں۔ آپ کو بتاتی ہے آپ کی اس نماز میں اتنی غلطیاں ہیں۔ آپ کہاں کہاں غلطیاں کرتے ہیں۔ اور بالخصوص تبلیغی جماعت سے جو لوگ وابستہ ہیں اُس میں امیر اور غریب کا فرق ختم ہو جاتا ہے۔ بڑے ہی کم پیسوں سے وہ تبلیغ کرتے ہیں، چلّہ لگاتے ہیں۔ ایک مسجد سے اگلے مسجد میں جاتے ہیں۔ ایک علاقے سے آگے علاقے میں جاتے ہیں۔ ایک صوبے سے اگلے صوبے میں جاتے ہیں۔ آپ اگر یقیناً آپ ایک گاؤں کے ایک موسیٰ خیل کے رہنے والے جناب اسپیکر صاحب! آپ نے کبھی یہ محسوس بھی کیا ہوگا۔ آپ کی اگر کسی مسجد میں اپنی مسجد میں جاتے تبلیغی جماعت جب آتی ہے تو نماز فرض ختم ہونے کے ساتھ وہ کھڑے ہو جاتے ہیں کہ بھئی! اس کے بعد ہم آپ کے 10 منٹ 15 منٹ چاہتے ہیں۔ ہم بیٹھ کے ہم اس مسجد میں ہم آپ کے ساتھ کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ basically وہ گفتگو اس لیے ہوتی ہے کہ ہمیں قرآن اور احادیث کی روشنی پر ہم کیسے عمل کریں۔ اپنی زندگی کو ایک اسلام کے لئے دین کے لئے کیسے ہم اپنے خرچ کر سکتے ہیں۔ یہ اپنی زندگی کیسے ہم اسلام کے اُس پر گزار سکتے ہیں۔ تو جناب اسپیکر صاحب! یہ ایک ایسا ادارہ ہے جو جس کا کسی سے کوئی نہ سیاسی تعلق ہے ناں کوئی ایسے کسی کو رکاوٹ ہے، یہ تبلیغی جماعت جناب اسپیکر صاحب! پوری دنیا میں بلکہ پورے جہاں مسلم لوگ ہیں اُس اسی تبلیغی جماعت کے ساتھ چلتے ہیں چلّہ لگاتے ہیں اور اپنا وقت دیتے ہیں دین کے لئے، اسلام کے لئے۔ اب یہ مغربی جو ایجنڈا ہے جو مغربی لوگ ہیں جو اسلام کے مخالف ہیں۔ دین کے مخالف ہیں اُن کو یہ ہضم نہیں ہو رہا۔ انہوں نے بالخصوص جیسے آغا صاحب نے کہا کہ انہوں نے ٹارگٹ کیا ہے۔ کہ اِس ادارے کو ٹارگٹ کریں۔ میں تو اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں ہوں کہ ہم بحیثیت ایک ممبر صوبائی اسمبلی تمام ممبران جتنے بھی ہیں بلوچستان اسمبلی میں ہیں، سبی کا جو ہے اجتماع، وہ عنقریب ہی ہے۔ ہمیں یہ مغرب کو یہ باور کرنا چاہیے کہ ہم تمام تر جو آپ نے ایک دہشتگردی کا جو ہے وہ آپ نے اظہار کیا ہے اور جو آپ کے مغربی جو عزائم ہیں جو ایجنڈے جو اسلام اور قرآن اُس کے خلاف آپ کر رہے ہیں ہم اپنے اِن بھائیوں کے ساتھ تبلیغی بھائیوں کے ساتھ ہم تمام تر بلوچستان اسمبلی اُن کے ساتھ کھڑے ہیں۔ مَیں بالخصوص آپ سے یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ تمام تر ممبران کو پابند کیا جائے جو سبی کا اجتماع ہے اُس میں ہمیں حاضر ہونا چاہیے۔ اپنی حاضری دینی چاہیے۔ اور ہمیں اُس میں حصہ لینا چاہیے اور یہ ہم اُن کو یقین دہانی کرائیں اور یہ ہم باوَر کرائیں کہ ہم اُن کے ساتھ کھڑے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔

جناب اصغر علی ترین: اسپیکر صاحب! دیکھیں یہ جو لوگ تبلیغی جماعت سے وابستہ ہیں۔ دنیا میں آپ کیسے زندگی گزاریں گے اور آخرت کے لئے آپ دنیا میں کیسے اپنی کمائی کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ زندگی کا اختتام ہونا ہے ہر بندے نے اپنے قبر میں جانا ہے۔ اور اللہ کو حساب دینا ہے۔ تو یہ دنیا یہ تبلیغی جماعت آپ کو یہ تعلیم دیتی ہے یہ درس دیتی ہے کہ آپ دنیا میں اپنی زندگی کیسے گزاریں گے۔ قرآن و سنت کے مطابق کیسے گزاریں گے۔ یعنی ہم لوگ ڈگریاں بھی لیتے ہیں۔ ہم لوگ آکسفورڈ یونیورسٹی بھی جاتے ہیں۔ تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں لیکن ہمیں چاہیے اس طرح جو دہشت گرد کہنا تبلیغی جماعت کو۔ یا ٹارگٹ کرنا، اس کا چاہیے ہمیں کھلم کھلا مخالفت کریں اور ہم اُن کا ساتھ دیں۔ تو آپ سے گزارش کی جاتی ہے جو سبی میں تبلیغی اجتماع ہے اس پر تمام ممبران کو پابند کریں جناب اسپیکر صاحب! تا کہ ہم جائیں وہاں پر حاضری دیں اور حمایت کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ اصغر علی ترین صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت کرے۔ ہم اسمبلی سے اُن کو بہت مشکل سے اُن کو بلاتے ہیں کہ آپ آجائیں، آپ جو ہیں، ٹھیک ہے۔ جی۔

جناب عبدالواحد صدیقی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ھُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُولَہٗ بِالْھُدٰی وَدِینِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّینِ کُلِّہٖ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیداً۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیم۔ محترم جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے میں محترم جناب حاجی نور محمد دومڑ صاحب کا انتہائی مشکور ہوں کہ اس حساس مسئلے پر اُنہوں نے قرارداد پیش کی ہے جو کہ اِس وقت عالمِ مغرب کو تو چھوڑیں، ہمارے چند مسلمان ممالک بھی اُن کا آلہ کار بن کر مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت پر جس نے پوری دنیا میں امن کا پیغام پہنچایا ہے۔ جس نے پوری دنیا میں امن قائم کر رکھا ہے، اُس کے خلاف اُن کا آلہ کار بن رہا ہے، اِس کو اسمبلی کے فلور پر لا کر ہم بحیثیت بلوچستان اسمبلی کے تمام ممبران، یہ کم از کم اظہارِ یکجہتی ہم تبلیغی جماعت کے ساتھ ہم کر رہے ہیں تو اُن کی cause جو کام اور جو پیغمبر ﷺ کی دنیا میں آنے کا مقصد اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہے کہ اللہ کی پیغمبر کا دنیا میں آنے کا مقصد پورے تمام انبیاء پر اللہ کی دین کو غالب کرنا ہے۔ چونکہ پیغمبر ﷺ کے بعد کوئی پیغمبر آنے والا نہیں ہے۔ تو یہ اُس کا یہ کام پوری اُمت کے ذمے ہے۔ اگر اس اُمت میں ایک طبقہ اللہ کی اُس ذمہ داری کو پوری کر رہی ہے۔ تو ظاہر ہے کہ پھر دشمن مغرب اور یورپ مسلمانوں کی اِس جماعت کو جس جماعت میں پوری دنیا میں اپنے پیغام کو پہنچایا ہے، جس جماعت نے پوری اُمت کی اِس ذمہ داری کو پوری کر رکھا ہے۔ خدانہ کرے کہ اگر یہ جماعت نہ ہوتی تو کتنے مسلمان عیسائی بن کے جاتے اور گئے

ہیں۔ جہاں تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچا ہے، مسلمان کے گاؤں کے گاؤں جا کے عیسائی بن چکے ہیں۔ یہودی بن چکے ہیں۔ اِس جماعت میں کوئی سیاسی عزائم نہیں۔ سوائے اِس کے کہ مسلمان کو اپنے چھوڑی ہوئی سبق کو اپنی وہ یاد دلا دیں۔ اگر اِس جماعت نے، اور اِس اُمت کے ذمے کو پورا کیا ہے جو پوری اُمت کے ذمے یہ کام ہے تو ہمیں اس کا ساتھ دینا چاہیے۔ ہمیں افسوس ہوا ہے کہ آپ کے اسمبلی کی مسجد میں، نور محمد دمڑ صاحب نے مجھے تو کسی نے نہیں بتایا کہ کل جماعت آئی ہوئی تھی، اُن کو اس جماعت سے فارغ کیا گیا ہے۔ اگر ہمارا اپنا یہ روّیہ ہوگا تو پھر ہم دوسروں سے کیا گلہ کر سکتے ہیں۔ لہٰذا یہ قرارداد جو لائی ہے ہم اسکی بھرپور حمایت کرتے ہیں اور جناب اصغر علی ترین صاحب کی اور جناب عزیز اللہ آغا صاحب کی اِس تجویز کی ہم تائید کرتے ہیں کہ ہم تبلیغی جماعت کے ساتھ بطور اظہار یکجہتی سی اجتماع میں ہم اسمبلی کے تمام ممبران یکسو ہو کر جائیں، ایک دن گزاریں تاکہ دنیا کو ہم باور کرا سکیں کہ ہماری اِس جماعت کو جو کہ غیر سیاسی جماعت ہے، اِس کی کوئی سیاسی عزائم نہیں ہیں۔ یہ صرف اور صرف اللہ کی اِس دین کو بچانے اور اِس کے اوپر رہنے کے لئے یہ جماعت ہے۔ ہم اِس کے ساتھ اظہار یکجہتی کریں۔ اور اپنے فرائض کو کم از کم ادا کریں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ صدیقی صاحب! آپ نے یقیناً بہت اچھی باتیں کیں قرارداد کے حوالے سے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا قرارداد نمبر 117 منظور کی جائے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: قرارداد نمبر 117 منظور ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 21 جنوری 2022ء بوقت 3:00 بجے سہ پہر تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 06 بجکر 15 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)